Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 28

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18/شوال 1438 ہجری قمری 13/وفا 1396 ہجری شمسی 13/جولائی 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے 7/جولائی 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کے لیے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا
تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں۔ وہ تعدد نکاح کے مسئلہ کو نہایت بری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اُس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں کہ جو مردوں کیلئے نکاح ثانی کیلئے پیش آ جاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجزوم ہو جائے یا ہمیشہ کیلئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آ جائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بے کار ہو جاوے۔ اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے تو ایسی صورت میں مرد کے قویٰ پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے۔ درحقیقت خدا کی شریعت نے انہیں امور پر نظر کر کے مردوں کیلئے یہ راہ کھلی رکھی ہے۔ اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کیلئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرا لیں جو طلاق کے قائم مقام ہے۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دکان کی مانند ہے۔ پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دوکان چل نہیں سکتی۔ پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کیلئے ایسی پیش آ جاتی ہیں جن میں وہ نکاح ثانی کیلئے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکھو انجیل میں طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی۔ اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہیں اُن کا کچھ ذکر نہ تھا۔ اس لئے عیسائی قوم اس خامی کی برداشت نہ کر سکی اور آخر امریکہ میں ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا۔ سو اب سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدھر گئی۔ اور اے عورتو! فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں اور اُس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔ اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا۔ تا شریعت ناقص نہ رہتی۔ سو تم اے عورتو۔ اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو۔ بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے۔ بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مؤاخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا۔ مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہر الٰہی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔ اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن قضا و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ قضا و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آ جاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دُنیا سے اور اُس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی ہی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔

یہ تمام نصائح جو ہم لکھ چکے ہیں، اس غرض سے ہیں کہ تا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے خوف میں ترقی کرے اور تا وہ اس لائق ہو جاویں کہ خدا کا غضب جو زمین پر بھڑک رہا ہے وہ اُن تک نہ پہنچے اور تا ان طاعون کے دنوں میں وہ خاص طور پر بچائے جائیں۔ سچی تقویٰ (آہ بہت ہی کم ہے سچی تقویٰ) خدا کو راضی کر دیتی ہے۔ اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے۔ ہر ایک مکار یا نادان متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے۔ مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دُنیا میں نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی۔ مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دُنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے۔ سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ۔ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ کامل متقی طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ وہ خدا کی پناہ میں ہے۔ سو تم کامل متقی بنو۔ جو کچھ خدا نے طاعون کے بارے میں فرمایا۔ تم سن چکے ہو۔ وہ ایک غضب کی آگ ہے پس تم اپنے تئیں اُس آگ سے بچاؤ۔ جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے۔ اور کوئی خیانت اُس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم سے چلتا ہے اور تقویٰ کے راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا یا دنیا پر گرا ہوا ہے۔ وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کیلئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے......تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کیلئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو روح القدس کی تجلی ہوئی تھی وہ ہر ایک تجلی سے بڑھ کر ہے۔ روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا اور کبھی کسی نبی یا اوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور کسی پر کچھ یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا جب تک انسان کامل یعنی ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہو گئے تو روح القدس بھی آپ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا۔ اور چونکہ روح القدس کی قوی تجلی تھی جس نے زمین سے لیکر آسمان کا اُفق بھر دیا تھا اس لئے قرآنی تعلیم شرک سے محفوظ رہی......پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے۔ اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 80 تا 85)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط ۳

ایک ہی نشست میں تین طلاق کی شرعی حیثیت اور عورتوں کے حقوق

گزشتہ شمارہ میں ہم نے تین طلاق کے متعلق احناف اور ان کے مقابل دیگر اہل علم کا نظریہ بیان کیا تھا اور طلاق دینے کے اسلامی طریق کے متعلق مختصراً عرض کیا تھا۔اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ :

مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر ہر قسم کی بدعات اور غلط رسم ورواج کے سخت خلاف ہے۔طلاق کے تعلق سے صحیح اسلامی تعلیم یہ ہے۔جماعت احمدیہ کی فقہ کی کتاب ''فقہ احمدیہ پرسنل لاء'' کے صفحہ 78 پر صاف لکھا ہے :

''فقہ احمدیہ......ایک نشست میں تین طلاق کے اِستعمال اور اس کے اثر کو تسلیم نہیں کرتی اور اِس بات پر زور دیتی ہے کہ جس بات کو شریعت نے ''تین بار'' پر موقوف کیا ہے وہ تین مختلف اَوقات میں ہی ہونی چاہئے''

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر اپنے اس فعل پر بہت نادم ہوئے ۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے طلاق کس طرح دی ہے؟ رکانہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تین طلاقیں دی ہیں۔آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ایک ہی مجلس میں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک طلاق ہوئی اگر تم چاہتے ہو تو رجوع کرلو۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 215 مؤسسۃ الرّسالہ بیروت، نیز دیکھئے فقہ احمدیہ پرسنل لاء صفحہ 80)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت ناراض ہوئے اور فرمایا : اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ یعنی کیا وہ کتاب اللہ سے کھلواڑ کرتا ہے جبکہ مَیں ابھی تم میں موجود ہوں۔

(سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب الثلاث المجموعۃ و مافیہ من التغلیظ)

طلاق کے ضمن میں یہ اعتراض بڑے زور شور سے اُٹھایا جارہا ہے کہ جب نکاح کے وقت لڑکا لڑکی دونوں کی رضامندی پوچھی جاتی ہے تو طلاق کے وقت لڑکی سے کیوں نہیں پوچھا جاتا؟ کیوں صرف مرد کے کہنے پر طلاق مان لیا جاتا ہے؟

اس کے جواب میں عرض ہے کہ اوّل: اسلام نے مرد و عورت ہر دو کو ایک دوسرے سے الگ ہونے کا پورا پورا اختیار دیا ہے۔جس طرح مرد کو اختیار ہے اسی طرح عورت کو بھی خلع کے ذریعہ الگ ہونے کا اختیار ہے۔اس میں مرد کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے۔اصل بات یہ ہے کہ ہندو پرسنل لاء میں، کئی ٹھوکریں کھانے کے بعد طلاق کو تسلیم تو کرلیا گیا ہے لیکن رضامندی کی شرط کی وجہ سے طلاقیں عملی شکل اختیار نہیں کرپاتیں۔نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی اور اس کے خاندان تشدد اور قتل وغارت پر اُتر آتے ہیں۔عورت سے نجات حاصل کرنے کیلئے اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے اور یا پھر مرد ناجائز طور پر دوسری عورت کو اس رنگ میں رکھتا ہے کہ پھیروں کی رسم کے بغیر دونوں اکٹھے رہتے ہیں جس کی وجہ سے عورت ذات کے حقوق متعین نہیں ہوتے۔اولادیں بھی ہوجاتی ہیں لیکن عورت حقوق سے محروم رہتی ہے۔یہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر کی کہانی ہے۔اسلام نے انہی قباحتوں سے بچنے کیلئے طلاق کے لئے رضامندی کی شرط کو تسلیم نہیں کیا۔

دوم: یہ درست ہے کہ طلاق کے لئے بیوی سے پوچھنا لازمی نہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بیوی سے پوچھنے اور اس سے بات کرنے اور آپسی مشورہ اور افہام وتفہیم سے شریعت نہیں روکتی بلکہ یہ ایک اچھی بات ہے۔یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ شریعت اس تعلق میں بیوی سے بات کرنے سے روکتی ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم کرلیتے ہیں کہ طلاق کے لئے بیوی سے پوچھنا لازمی ہونا چاہئے۔اس کے نتیجہ میں بیوی کی طرف سے دو ہی جواب ہوسکتے ہیں۔(1) ایک یہ کہ وہ طلاق نہیں چاہتی۔(2) دوسرے یہ کہ وہ بھی طلاق یعنی علیحدگی چاہتی ہے۔دوسرے جواب کی صورت میں جبکہ وہ بھی علیحدگی چاہتی ہے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔پہلے جواب کی صورت میں جبکہ بیوی علیحدگی نہیں چاہتی کیا یہ فیصلہ دیا جاسکتا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو مرد کو اُسی عورت کے ساتھ زندگی گزارنی ہوگی خواہ اس کے لئے یہ امر کتنی ہی ذہنی اذیت کا باعث کیوں نہ ہو؟ اس لئے کہ اس کی بیوی اس سے علیحدگی نہیں چاہتی۔ظاہر ہے کہ ایسا ظالمانہ فیصلہ دُنیا کی کوئی عدالت نہیں کرسکتی۔معلوم ہوا کہ اگر مرد عورت سے علیحدگی چاہے تو اسے علیحدگی ملنی چاہئے خواہ اس کے لئے عورت رضامند ہو یا نہ ہو۔تو پھر محض پوچھنے کا کیا فائدہ؟؟ پس اسلام نے طلاق کے لئے عورت سے پوچھنے کو لازمی قرار نہیں دیا اور پوچھنے سے روکا بھی نہیں۔ہاں جو ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ طلاق کی صورت میں عدالت یہ جائزہ لے کہ مرد طلاق دینے میں حق بجانب ہے یا نہیں؟ کہیں وہ ظلم و زیادتی کا مرتکب تو نہیں ہورہا؟ عدالت کا کام ہے کہ وہ تمام پہلوؤں پر غور کر کے عورت کو اس کے پورے پورے حقوق دلوائے۔گویا اصل اہمیت عورت کے حقوق کی ہے نہ یہ کہ محض اُس کی مرضی پوچھ لی جائے۔اور آئندہ سطور میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ طلاق کی صورت میں اسلام نے عورت کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور اس سے حسنِ سلوک کی زبردست تعلیم دی ہے۔چنانچہ اس ضمن میں عرض ہے کہ :

طلاق کی صورت میں اکثر حالات میں بچے 9 سال کی عمر تک ماں کے پاس رہتے ہیں۔اس عرصہ میں بچوں کی تعلیم اور ان کے تمام اخراجات کا ذمہ دار باپ ہوتا ہے۔نیز اسلامی تعلیم کے مطابق عورت کو اس کا پورا حق مہر دِلوایا جاتا ہے خواہ قصور عورت کا ہو اور طلاق دینے میں مرد حق بجانب ہو۔گرچہ کہ شریعت نے مہر کی کوئی تعیین نہیں کی، تاہم مہر کی غرض و غایت کو پیش نظر رکھ کر ایک موقع پر جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے اس تعلق میں جو ارشاد فرمایا اس کے مطابق مہر کی رقم کم سے کم مرد کی چھ ماہ سے ایک سال کی آمد ہونی چاہئے۔اس کے علاوہ جو کچھ بھی مرد اپنی بیوی کو زیورات اور مال و جائداد وغیرہ تحائف کی صورت میں دے چکا ہو طلاق کی صورت میں اُسے واپس لینے کا حقدار نہیں ہوتا خواہ وہ کروڑوں کا ہی کیوں نہ ہو۔ارشادِ ربّانی ہے :

☆ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْہُ شَیْئًا ؕ اَتَاْخُذُوْنَہٗ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (نساء آیت 21)

ترجمہ: اور اگر تم ایک بیوی کو دوسری بیوی کی جگہ تبدیل کرنے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے ایک کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔کیا تم اسے بہتان تراشی کرتے ہوئے اور کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے لوگے؟ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

☆ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا (سورۃ البقرہ آیت 230)

ترجمہ: ایسی طلاق (جس میں رجوع ہوسکے) دو دفعہ (ہوسکتی) ہے۔پھر (یا تو) مناسب طور پر روک لینا ہوگا یا حسنِ سلوک کے ساتھ رخصت کردینا ہوگا اور تمہارے لئے اس (مال) کا جو تم انہیں پہلے دے چکے ہو کوئی حصّہ بھی (واپس) لینا جائز نہیں۔

ذیل کی دو آیتوں میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مطلقہ عورتوں سے ہرگز ظلم و زیادتی کا سلوک نہ کیا جائے۔اور اگر وہ کسی جگہ شادی کرنا چاہیں تو انہیں روکا نہ جائے اور نہ ان کی شادی کے راستہ میں کسی قسم کی دیوار حائل کی جائے۔ارشادِ ربّانی ہے :

☆ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ (بقرہ آیت 232)

ترجمہ: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مقررہ مدّت (کی آخری حد) کو پہنچ جائیں تو یا تو اُنہیں مناسب طور پر روک لو یا اُنہیں مناسب طور پر رخصت کردو۔اور اُنہیں تکلیف دینے کیلئے (اس نیت سے) کہ (بعد میں پھر) اُن پر زیادتی کرو مت روکو۔اور جو شخص ایسا کرے تو (سمجھو کہ) اس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا ہے۔نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

☆ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَھُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِکَ یُوْعَظُ بِہٖ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْھَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ آیت 233)

ترجمہ: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پورا کرلیں تو تم انہیں جبکہ وہ نیک طریق پر باہم رضامند ہوجائیں اپنے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرلینے سے مت روکو۔یہ وہ بات ہے کہ جس کی تم میں سے ہر اس شخص کو جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لاتا ہے نصیحت کی جاتی ہے اور سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں سب سے زیادہ برکت والی اور سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ذیل کی دو آیتوں میں مطلقہ کو وقت اور حالات کے مطابق سامان دینے اور فائدہ پہنچانے کی سخت تاکید ہے ارشادِ ربّانی ہے :

☆ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ○ (سورۃ البقرہ آیت 241)

ترجمہ: اور جن عورتوں کو طلاق دی جائے اُنہیں بھی اپنے حالات کے مطابق کچھ سامان دینا ضروری ہے۔یہ بات ہم نے متقیوں پر واجب کردی ہے۔

☆ لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْھُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ فَرِیْضَۃً ۚۖ وَّمَتِّعُوْھُنَّ ۚ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ ○

(سورۃ البقرہ آیت 237)

ترجمہ: تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو اس وقت بھی طلاق دے دو جبکہ تم نے ان کو چھوا تک نہ ہو یا مہر نہ مقرر کیا ہو اور چاہئے کہ اس صورت میں تم انہیں مناسب طور پر کچھ سامان دے دو۔یہ امر دولت مند پر اس کی طاقت کے مطابق لازم ہے اور نادار پر اس کی طاقت کے مطابق۔ہم نے ایسا کرنا نیکوکاروں پر واجب کردیا ہے۔ذیل کی آیت میں عورت کے حق مہر کی ادائیگی کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے :

☆ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَھُنَّ فَرِیْضَۃً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ

(بقرہ آیت 238)

ترجمہ: اور اگر تم انہیں قبل اس کے کہ تم نے انہیں چھُوا ہو لیکن مہر مقرر کردیا ہو طلاق دے دو تو اس صورت میں جو مہر تم نے مقرر کیا ہو اس کا آدھا ان کے سپرد کرنا ہوگا۔

پس اسلام نے مطلقہ کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور اس سے حسنِ سلوک کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔

☆ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ○ البقرہ آیت 241 کی تشریح میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ تفسیر صغیر میں فرماتے ہیں :'' مُطَلَّقَات سے حسنِ سلوک کو پھر دہرایا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مطلقہ سے ناراضگی ہوتی ہے اس لئے اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلانے کی ضرورت ہے ...... اگر اس حکم پر عمل کیا جائے تو کس قدر فساد اور جھگڑے دُور ہوجائیں اور طلاق جو صرف مجبوری میں حلال ہے اس تلخی کے پیدا کرنے کا موجب نہ ہو جس کا موجب وہ اب ہورہی ہے۔بلکہ دونوں فریق محسوس کریں کہ مجبوری سے علیحدگی اختیار کی گئی ہے ورنہ آپس میں تلخی یا بدمزگی نہیں ہے۔اس حکم سے اس طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ گو بیوہ کے لئے حکمًا ایک سال تک مکان سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے۔لیکن مومن کو چاہئے کہ مطلقہ کو بھی اگر ضرورت ہو اس سے سلوک کر کے کچھ عرصہ زائد مکان سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے دے اور یہ معنے بالکل درست ہیں کیونکہ مَتَاعٌ کے معنے خالی سامان دینے کے نہیں ہوتے بلکہ فائدہ پہنچانے کے بھی ہوتے ہیں۔''

آئندہ شمارہ میں ہم بیویوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق کے متعلق اسلامی تعلیمات کا کچھ تذکرہ کریں گے۔

(باقی آئندہ) (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

اگر ہم نے نمازوں میں باقاعدگی صرف رمضان کی وجہ سے اختیار کی ہے اور بعد میں ہم نے پھر سست ہو جانا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے جمعوں میں باقاعدگی صرف رمضان کے مہینے تک ہی رکھنی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے قرآن کریم کی تلاوت کو صرف رمضان کیلئے ہی ضروری سمجھا ہے اور بعد میں اس کی طرف توجہ نہیں دینی تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے درود اور ذکر کو صرف رمضان تک ہی محدود رکھنا ہے تو صرف یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ اگر ہم نے اپنے اخلاق اور دوسری نیکی کی باتوں کو صرف رمضان تک ہی مجبوری سمجھ کر کرنا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ رمضان تو ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر آتا ہے۔ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرض کیا ہے کہ جن نیکیوں کو تم بجا لا رہے ہو اس میں مزید ترقی کرو اور ہر آنے والا رمضان جب ختم ہو تو ہمیں عبادات اور نیکیوں کی نئی منزلوں اور بلندیوں پر پہنچانے والا ہو اور پھر ہم عبادتوں اور نیکیوں کے نئے اور بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم سے مستقل مزاجی کے ساتھ ان نیکیوں پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے

پانچ فرض نمازوں کو ان کے وقت پر سنوار کر ادا کرنے، نماز جمعہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنے تلاوت قرآن کریم کے التزام اور اسے سمجھ کر پڑھنے اور اس میں مذکور احکامات پر عمل کی کوشش کرنے اور دیگر اخلاق اور نیکیوں کو اختیار کرنے سے متعلق قرآن و حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح

ہم میں سے ہر ایک کو رمضان میں سے یہ عہد کرتے ہوئے نکلنا چاہئے کہ جو باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں اور جو باتیں ہمیں کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائیں ان کو ہم ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم یہ کریں تبھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو رمضان میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق گزارنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرمہ مشتاق زہرہ صاحبہ آف ربوہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب (مرحوم) اور مکرم عبدہٗ بکر صاحب آف مصر کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23؍جون 2017ء بمطابق 23؍احسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

رمضان کا مبارک مہینہ آیا اور تیزی سے گزر بھی گیا۔ باوجود لمبے دنوں اور پھر گرمی بھی زیادہ ہونے کے اس دفعہ تو یہاں بھی ریکارڈ گرمی پڑی ہے، لیکن اکثر یا کم از کم جو لوگ مجھے ملے وہ یہی کہتے ہیں کہ اس دفعہ روزوں کا زیادہ احساس نہیں ہوا یا شدت موسم کے باوجود نسبتاً کم احساس ہوا۔ لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ روزے اس دفعہ غیر معمولی طور پر آسانی سے گزر گئے، آرام سے گذر گئے۔ اگر گزر گئے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہم پر ہوا کہ ہمیں اس نے ان دنوں میں سے آرام سے گزار دیا یا اگر تھوڑا سا بھوک پیاس کا احساس بھی ہوا تو صرف اس لئے کہ ہم کہہ دیں کہ ہلکا سا بھوک پیاس کا احساس ہوا اور زیادہ محسوس نہیں ہوا۔ یہ کافی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے، ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت ایام میں کیا حاصل کیا؟ چاہے روزے آرام سے گزر گئے یا ذرا سا احساس ہوا اور اس سے گزر گئے تو اس سے مقصد حاصل نہیں ہو جاتا۔ مقصد تبھی حاصل ہو گا جب ہم یہ دیکھیں، اپنا جائزہ لیں کہ ہم نے حاصل کیا کیا؟

اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں رمضان کے مہینہ میں ساتویں آسمان سے نچلے آسمان پہ آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں اپنے بندوں کے قریب ہو کر ان کی دعائیں سنتا ہے۔ (الجامع لشعب الایمان الجزء الخامس حدیث 3394، 3334 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون بیروت 2004ء)۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں روزہ رکھنے والوں کی خود جزا بن جاتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ...... الخ حدیث 7492)۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں شیطان کو جکڑ دیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شھر رمضان حدیث 2495)۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور اس کی رحمتوں سے فیض اٹھانے کے لئے کیا کیا یا کیا کیا عہد کئے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے اور اس کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے گزشتہ کوتاہیوں کو چھوڑنے کے لئے کیا عہد کئے ہیں اور کس حد تک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں۔ پس یہ جائزے ہمیں اللہ تعالیٰ کے مستقل فضلوں کے حصول کی طرف توجہ دلانے والے اور اس وجہ سے اپنی حالتوں میں مستقل تبدیلی لانے کی کوشش، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والا بنائے گی۔

اگر ہم نے نمازوں میں باقاعدگی صرف رمضان کی وجہ سے اختیار کی ہے اور بعد میں ہم نے پھر سست ہو جانا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے جمعوں میں باقاعدگی صرف رمضان کے مہینے تک ہی رکھنی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے قرآن کریم کی تلاوت کو صرف رمضان کے لئے ہی ضروری سمجھا ہے اور بعد میں اس کی طرف توجہ نہیں دینی تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے درود اور ذکر کو صرف رمضان تک ہی محدود رکھنا ہے تو صرف یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ اگر ہم نے اپنے اخلاق اور دوسری نیکی کی باتوں کو صرف رمضان تک ہی مجبوری سمجھ کر کرنا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ رمضان تو ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر آتا ہے۔ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرض کیا ہے کہ جن نیکیوں کو تم بجا لا رہے ہو اس میں مزید ترقی کرو اور ہر آنے والا رمضان جب ختم ہو تو ہمیں عبادات اور نیکیوں کی نئی منزلوں اور بلندیوں پر پہنچانے والا ہو اور ہم پھر عبادتوں اور نیکیوں کے نئے اور بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم سے مستقل مزاجی کے ساتھ ان نیکیوں پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم دیا ہے کہ نمازیں قائم کرو۔ نمازوں کو وقت پر سنوار کر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی (البقرۃ: 239) یعنی تمام نمازوں اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔ اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس لئے پانچوں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے اور خاص طور پر درمیانی نماز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسانی فطرت کا پتا ہے اس لئے خاص طور پر زور دے کر درمیانی نماز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی کا مطلب ہے درمیانی یا اہم نماز۔ یعنی نماز کا ایسا وقت جب نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ ہر نماز ہی اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دی ہے اور اہم ہے پھر صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی کو کیوں اہمیت دی ہے؟ اس لئے کہ بعض نمازوں کے اوقات میں انسان ذاتی یا دنیاوی خواہشات کو ترجیح دے رہا ہوتا ہے۔ کسی کے لئے فجر کی نماز ادا کرنا مشکل ہے۔ اس وقت اٹھ کر فجر پڑھنا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کرتا ہے وہ اہم نماز بن جاتی ہے۔ کسی کو اپنے کام اور کاروبار کی وجہ سے ظہر یا عصر کی نماز پڑھنا مشکل لگتا ہے اس کے لئے اس نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ گویا کہ جہاں مجاہدہ کر کے، کوشش کر کے انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف آئے اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بھی قدر کرتے ہوئے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نیکیوں کے اجر دینے کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ پس وہ اپنی راہ میں کوشش کرنے والوں کو بے انتہا نوازتا ہے اور جب انسان دنیا اور ذاتی خواہشات کے بتوں کو توڑ کر اس کی طرف آتا ہے تو پھر اس کے فضلوں کی بھی انتہا نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں کئی جگہ مختلف حوالوں سے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ صرف رمضان تک ہی محدود نہیں کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں، جمعوں اور رمضان کے حوالے سے ایک ایسا ارشاد فرمایا ہے جو ایک مومن کو اور ایک ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتا ہو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جب تک کہ وہ بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوٰت الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ...... الخ حدیث 552)

پس یہاں کھول کر بیان فرما دیا کہ پانچ نمازیں کفّارہ بنتی ہیں اُس وقت جب انسان اپنی پوری کوشش کر کے پانچ نمازیں اپنے وقت پر ادا کرے اور ہر نماز کے درمیان کا جو وقفہ ہے اس میں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔ اگر چھوٹی موٹی کمزوریاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے گا بشرطیکہ نماز وقت پر اس کا حق ادا کرتے

ہوئے ادا کی جائے۔

پھر اسی طرح ہر جمعہ کی اہمیت بھی واضح کر دی کہ پانچ نمازوں کی جس طرح اہمیت ہے، انہیں وقت پر ادا کرنے کا جس طرح حکم ہے اور ادائیگی کی صورت میں جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چھوٹے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے بلکہ نمازوں کا حق ادا کرتے ہوئے اگر نمازیں پڑھی جائیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ فحشاء سے بھی انسان بچتا ہے، برائیوں سے انسان بچتا ہے۔ تو بہرحال فرمایا کہ جس طرح پانچ نمازیں فرض ہیں اسی طرح جمعہ بھی فرض ہے اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک سرزد ہونے والی چھوٹی غلطیاں اور کمزوریاں اور چھوٹے گناہ بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ اس کا کوئی یہ مطلب بھی نہ لے لے کہ اس دوران چھوٹے گناہ کرلو، اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب ہے کہ بشری کمزوریوں کی وجہ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اللہ تعالیٰ نمازوں اور جمعوں میں باقاعدگی اور گناہوں کی معافی کی دعاؤں اور اپنے عہدوں کی وجہ سے کہ آئندہ یہ غلطی نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعوں میں باقاعدگی رکھنے کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الجمعۃ باب ماجاء فی ترک الجمعہ من غیر عذر حدیث 500)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

(ارشیف منتدی الاألوکۃ۔ 3۔ دسمبر 2010ء۔ از المکتبۃ الشاملۃ)

پس جمعہ کی اس اہمیت کو ہر ایک کو سمجھنا چاہئے۔

آج رمضان کا آخری جمعہ ہے بعض لوگ اس اہمیت کی وجہ سے آئے ہوں گے کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے یہاں بڑی مسجد میں آ کر پڑھ لو یا بعض دفعہ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں آخری جمعہ ضرور پڑھنا ہے اس لئے پڑھ لو۔

جماعت کے افراد کو جمعہ کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی جاتی ہے اور اب شاید تھوڑے لوگ ہی ہوں گے جو اس بارے میں لاپرواہی کرتے ہیں۔ لیکن جو بھی لاپرواہی کرتے ہیں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سننے کے بعد فکر کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کے جمعے پڑھ لو یا رمضان کا آخری جمعہ پڑھ لو تو ثواب ہوگا بلکہ ہر جمعہ کی اہمیت بتائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ۔ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الجمعۃ:10) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس مومن کو، ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے کو یہ حکم ہے کہ ہر جمعہ کی نماز کا خاص اہتمام کرو اور اپنی تجارتیں، اپنے کام، اپنے کاروبار چھوڑ دو۔ سب کام چھوڑ کر، سب تجارتیں چھوڑ کر، سب دنیاوی منفعتیں اور فائدے چھوڑ کر صرف ایک چیز کی فکر کرو کہ تم نے جمعہ پڑھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم علم رکھتے ہو تو تمہیں پتا ہونا چاہئے کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی میں برکت ہے۔ اسی سے تمہارے کاروباروں میں برکت پڑے گی۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا ایمان صحیح ایمان نہیں رہتا۔ اگر ایمان حقیقی ہو تو کبھی انسان دنیاوی فائدے کی خاطر اپنے جمعوں کو قربان نہ کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر جمعوں میں وقت پر آنے اور باقاعدگی سے جمعہ میں شامل ہونے والوں کے بارے میں فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اس طرح وہ آنے والوں کی فہرست تیار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سننے میں لگ جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ ...... الخ حدیث 3211)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی التھجیر الی الجمعۃ حدیث 1094)۔ یعنی پہلا دوسرا تیسرا چوتھا۔ پس وہ لوگ جو بغیر مجبوری کے عادتاً جمعوں پر دیر سے آتے ہیں انہیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہاں بھی آج تو رمضان کے جمعوں میں خاص طور پہ لوگ پہلے آ کر بیٹھے ہوئے ہیں، نہیں تو اکثر میں نے یہی دیکھا ہے کہ جب میں آتا ہوں تو آدھی کے قریب مسجد ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ خطبہ کے اختتام تک یا اس سے چند منٹ پہلے تک مسجد بھرتی ہے۔ پس عام دنوں میں بھی اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔

جمعوں کے حوالے سے یہ بھی بتا دوں کہ جمعہ مَردوں پر فرض ہے۔ اگر عورتیں آ سکتی ہیں تو اچھی بات ہے۔ زائد ثواب کما رہی ہیں۔ بیشک آجائیں۔ اور بعض دفعہ ماؤں کے آنے کی وجہ سے بچوں میں بھی جمعہ پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے، اہمیت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال جمعہ پر مسجد میں آنا اگر فرض ہے تو صرف مَردوں پر فرض ہے۔

اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بڑا واضح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے۔ یعنی فرض ہے۔ سوائے چار قسم کے افراد کے۔ اور وہ ہیں غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ (سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمراۃ حدیث 1067)

یہ چار لوگ ہیں جن پر فرض نہیں ہے۔ غلام تو پرانے زمانے میں ہوتے تھے، اب اس طرح نہیں رہے۔ لیکن جو ملازم پیشہ ہیں ان کو ان ملکوں میں اپنے مالکوں کو بتا کر کوشش کرنی چاہئے کہ جمعہ کے لئے جمعہ کے وقت رخصت لیں۔ بعض لوگوں نے کوشش کی اور انہیں اجازت مل بھی گئی۔ اور اگر مجبوری ہو تو پھر جو احمدی قریب قریب ہوں ان احمدیوں کو جگہ تلاش کرنی چاہئے کہ تین چار اکٹھے ہو کر جمعہ پڑھ لیا کریں۔ عورتوں پر فرض نہیں ہے لیکن خاص طور پر بچے والی عورتوں کو یعنی چھوٹے بچے والیوں کو مَیں کہتا ہوں کہ ان کو احتیاط کرنی چاہئے کہ اتنے چھوٹے بچوں کے ساتھ جمعہ کیلئے مسجد نہ آئیں کہ بچوں کے رونے دھونے کی وجہ سے دوسروں کی نماز خراب ہو اور خطبہ صحیح طرح سن نہ سکتے ہوں۔ ہاں عید پر آنا ہر ایک کیلئے، ہر عورت کیلئے، مرد کیلئے، بچے کیلئے ضروری ہے۔ اس میں ضرور شامل ہونا چاہئے۔

(صحیح البخاری کتاب العیدین باب التکبیر ایام منی ......الخ حدیث 971)

اور عید پہ اگر چھوٹے بچوں والے بھی ہیں تو یہاں جگہ بنی ہوئی ہے، جہاں جگہیں نہیں ہوتیں وہاں بھی اگر نماز نہ بھی پڑھنی ہو تو بچوں کے ساتھ ایک طرف بیٹھ کے خطبہ سن لیں۔ پس آج بڑی تعداد میں لوگ جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہیں اس لئے مَیں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ مرد اپنے جمعوں کی خاص طور پر حفاظت کریں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان ہونے والے گناہوں کی معافی کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک ہونے والے چھوٹے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔

لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں سے معافی کے جو ذرائع بتائے ہیں وہ آپ ایک ترتیب سے بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے نماز۔ پھر جمعہ۔ پھر رمضان۔ پس اس ترتیب سے یہ غلط فہمی دُور ہو جانی چاہئے کہ صرف سال کے بعد رمضان کی عبادتیں ہی گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہیں۔ بلکہ یہ ترتیب اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ نمازوں کی پانچ وقت روزانہ ادائیگی اپنے حصار میں لئے ہوئے ساتویں دن جمعہ میں داخل کر کے جمعہ کی برکات سے حصہ دلائے گی۔ اور سال بھر کے جمعے رمضان میں داخل کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فیض سے فیضیاب کریں گے۔ روزانہ کی پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گی کہ یہ تیرا بندہ تیرے خوف اور تیری محبت کی وجہ سے بڑے گناہوں سے بچتے ہوئے پانچ وقت تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ ہر جمعہ عرض کرے گا کہ تیرا یہ بندہ سات دن اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچاتے ہوئے جمعہ کے دن جس میں تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اس میں ایک قبولیت دعا کا لمحہ بھی آتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعا فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث 6400)۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کی آرزو لے کر تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ رمضان کہے گا کہ اے خدا! یہ بندہ رمضان کا حق ادا کرنے کے بعد گناہوں سے بچتے ہوئے اور نیکیاں بجالاتے ہوئے اس رمضان میں اس امید پر داخل ہوا کہ تو اسے بھی اپنی رحمت، بخشش اور آگ سے بچانے کے عشروں سے فیضیاب کرے گا۔

تو اللہ تعالیٰ جو بڑا رحیم و کریم ہے ان سے فیضیاب کرتے ہوئے انسان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے اور شیطان کے حملوں سے اسے بچاتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس سوچ کے ساتھ اپنی نمازوں، جمعوں اور اپنے روزوں کے حق ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے ہیں اور رمضان کے اس ماحول سے ہر لحاظ سے پاک ہو کر نکلنے والے ہیں۔ ایسی پاکیزگی جو ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والا بنانے والی ہے یا بناتی ہے۔

پھر رمضان میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے، سننے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ کم از کم قرآن کریم کا ایک دَور مکمل کرلیں کیونکہ یہ سنّت بھی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں نمازوں کے مختلف اوقات کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۔ (بنی اسرائیل:79) یعنی فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دو۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم پڑھنا صرف خاص دنوں تک ہی مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ نمازوں کے ساتھ اسے بیان کر کے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

پھر تلاوت کے ساتھ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کا ترجمہ پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی ہمیں پتا چلے اور اس زمانے میں تو خاص طور پر اسے باقاعدگی سے پڑھنے کی ضرورت ہے جب مسلمان کہلانے والے بھی اس کی تعلیم بھلا بیٹھے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

صفحہ 13)۔کون ہے جو آسمان پر عزت پانا نہ چاہتا ہو۔پس اس کی تلاوت میں باقاعدگی اور احکامات کی تلاش کر کے عمل اس سے فیضیاب کرے گا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم فلاح اور کامیابی چاہتے ہو تو میرے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھو۔ جمعہ کی نماز کے بعد جب فارغ ہو جاؤ پھر اپنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔اس کو یاد رکھو۔اس سے تمہیں کامیابی ملے گی۔پس قرآن کریم کی تلاوت کی اس اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہوئے اب قرآن کریم کی تلاوت میں کبھی سستی نہیں ہونی چاہئے۔اسی طرح ذکر الٰہی میں بھی جو ہماری توجہ پیدا ہوئی ہے اس کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اب رمضان کے بعد بھی اسے جاری رکھیں۔اسی طرح دوسری نیکیاں اور اخلاق ہیں۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ علیہ السلام نے ہر موقع پر اور ہر طرح سے ہماری اصلاح کی اور ہمیں سیدھے راستے پر چلانے اور ہمارا رخ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے بار بار ہمیں فرمایا کہ تم جو میری بیعت میں آئے ہو ہمیشہ عبادتوں کے ذریعہ بھی اور اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے چلے جاؤ۔آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز راستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے۔لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازے پر گرتا اور اس سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذب نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کو جذب کرتا ہے۔) فرمایا ’’خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے۔اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک وصاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سائے میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 397-396۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے وہ معیار جو ہمیں مستقل حاصل کرتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہماری عبادتیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوں۔رمضان کے بعد بھی ہم اپنی عبادتوں کے معیار قائم رکھنے والے ہوں تا کہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے سائے میں رہتے ہوئے اس کی پرورش کے فیض سے فیض پاتے رہیں۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کی بیعت میں آنے کے بعد ہمارے معیاروں کے بارے میں آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں:

’’وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔وہ پنج وقت نماز با جماعت کے پابند ہوں۔وہ جھوٹ نہ بولیں۔وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔......تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46 تا 47)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو۔‘‘ (ضروری نہیں ہے کہ ہر بات کا جواب لڑائی سے دیا جائے۔) اور فرمایا ’’اور صبر اور حلم سے کام لو‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 48)

پس یہ اخلاق اور عادتیں مستقل اپنانے کا حکم ہے۔لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے لئے صرف رمضان میں ہی نہیں کہنا کہ اِنِّی صَائِمٌ کہ میں روزہ دار ہوں۔اس لئے مَیں نے نہیں لڑنا۔ بلکہ رمضان کی تربیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی زندگی کو مستقل اعلیٰ اخلاق کے مطابق ہمیں ڈھالنا چاہئے۔

آپ نے اسے مزید کھول کر ایک جگہ بیان فرمایا کہ ’’چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اَور کچھ نہ ہو‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 48) (یہ ہونا چاہئے کہ صحیح راستے پر چلنے والے، مخلوق سے ہمدردی کرنے والے۔آنکھیں ہر گندی چیز سے بچنے والی ہوں)۔

آپ نے فرمایا اگر تم اپنی حالت ایسی کر لو جو مَیں بتا رہا ہوں اور خدا تم سے چاہتا ہے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ (ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

پس یہ باتیں ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات آپ نے بار بار بیان فرمائی کہ اگر تم ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے تو صرف بیعت تمہارے لئے کافی نہیں ہے۔آپ نے جس فکر کے ساتھ اپنے ماننے والوں کے سامنے لائحہ عمل رکھا ہے۔ اس میں سے بھی بعض حصے مَیں پیش کرتا ہوں۔ ہر ایک خود ہی جائزہ لے سکتا ہے کہ کس حد تک ہم نے اس پر عمل کیا ہے یا عمل کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ’’تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔‘‘ (اگر علم آتا ہے تو عاجزانہ طور پر نصیحت کرو۔ یہ نہیں کہ اپنی بڑائی ظاہر کرنی ہے، اپنے علم کا اظہار کرنا ہے اور پھر ان کو ذلیل کرنا ہے۔) فرمایا ’’امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔نہ خود پسندی سے ان پر تکبر‘‘۔ (اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا تمہیں کشائش دی ہے، امارت دی ہے، دوسروں سے بہتر کیا ہے تو ان کی خدمت کرو، نہ یہ کہ ان پر تکبر کرو۔) فرمایا ’’ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ سے اگر تعلق جوڑنا ہے تو اللہ تعالیٰ پاک ہے۔اس لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔) فرماتے ہیں ’’چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا‘‘۔فرماتے ہیں کہ ’’دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے‘‘۔آپ فرماتے ہیں ’’تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔‘‘ (یہ نہیں ہے کہ دکھاوے کے طور پر کچھ کر دو تو اپنے آپ کو بچا لو گے) ’’کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے‘‘ (اندر دل کی گہرائیوں تک جانتا ہے۔) ’’کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ (نہیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔) ’’پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی‘‘۔ (اگر ذرا سا بھی اندھیرا دل میں ہے تو جو بھی روشنی ہے اس کو اندھیرا دُور کر دیتا ہے۔) فرماتے ہیں ’’اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے‘‘۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے، حقیقی مومن بننا ہے تو اپنی ہستی پر ایک انقلاب لانا چاہئے) ’’اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا‘‘۔فرماتے ہیں ’’تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔‘‘ (ذاتی اَنا اور نفسانیت کو چھوڑو اور آپس میں اس وجہ سے ناراضگیاں نہ پیدا کرو) ’’اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ‘‘۔فرماتے ہیں کہ ’’نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان‘‘ (موٹا انسان) ’’داخل نہیں ہو سکتا۔کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔‘‘ فرماتے ہیں ’’جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم پر خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں‘‘۔آپ فرماتے ہیں۔ ’’بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘

آپ فرماتے ہیں ’’ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دُور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے‘‘۔فرمایا ’’کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو‘‘۔فرمایا ’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔‘‘ (قرآن کریم کی تعلیم کو ہمیشہ پکڑ کے رکھو۔) فرماتے ہیں ’’جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔نوع انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے
مہمان کو گھر کے دروازے تک جا کر الوداع کہے۔ (سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔
(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدرآباد

بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے‘‘۔فرمایا’’نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے‘‘۔(آپ کی سفارش اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔) فرمایا’’اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔‘‘ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12 تا 14)

ان باتوں کے بعد پھر آپ نے دوبارہ تاکید فرمائی کہ’’ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے۔ظاہر کچھ چیز نہیں ہے۔خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

پس ہم میں سے ہر ایک کو رمضان میں سے یہ عہد کرتے ہوئے نکلنا چاہئے کہ جو باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں اور جو باتیں ہمیں کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائیں ان کو ہم ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔اگر ہم یہ کریں تبھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو رمضان میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق گزارنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد مَیں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ایک جنازہ مکرمہ محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ کا ہے جو چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم کی اہلیہ تھیں۔12رجون کو رات آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر ربوہ میں 91 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ان کے والد چوہدری عنایت اللہ صاحب تھے جنہوں نے چودہ سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔محترمہ کا نکاح 1944ء میں چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب واقف زندگی کے ساتھ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا تھا اور اس میں ایک لمبا خطبہ دیا تھا جس میں اللہ تعالیٰ کے بعض خاص فضلوں کا ذکر فرمایا تھا۔بہرحال یہ تو ایک لمبا خطبہ ہے اور اس نکاح کی وجہ سے ہی پھر ان کے خاندان میں مزید احمدیت بھی پھیلی۔اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ ایک واقف زندگی بیٹا ظہیر باجوہ صاحب امریکہ میں ہیں۔

چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب انگلستان میں مبلغ بھی رہے ہیں۔1955ء میں ربوہ واپس گئے اور پھر نائب ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہوئے۔ناظر زراعت رہے۔ناظر امور عامہ رہے۔لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ناظر تعلیم القرآن بھی رہے۔پھر آخر میں وفات کے وقت صدر، صدر انجمن احمدیہ بھی تھے۔محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ساتھ بڑے اچھے طریقے سے وقت گزارا اور کبھی کوئی ایسی خواہش نہیں کی جس سے ایک واقف زندگی کو کوئی مشکل پیش آئے۔1944ء میں ان کی شادی ہوئی۔اگلے سال 1945ء میں ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور بیٹا ایک مہینے کا تھا تو اس وقت چوہدری ظہور باجوہ صاحب کو مبلغ کے طور پر لندن بھجوا دیا گیا اور تقسیم ہندو پاکستان جب ہوئی ہے تو باجوہ صاحب یہاں لندن میں تھے اور اس وقت بھی ان کی اہلیہ کو بعض مشکلات سے گزرنا پڑا۔پھر 1951ء سے 1955ء تک باجوہ صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی ظہور باجوہ صاحب کے ساتھ یہاں انگلستان رہیں اور اس وقت یہاں مبلغین کے حالات بہت آسان نہ تھے۔جماعت کے مالی حالات بھی کمزور تھے۔بڑے مشکل حالات میں گزارہ ہوتا تھا۔لیکن انہوں نے کبھی شکوہ نہیں کیا اور بڑے آرام سے وہ وقت گزارا۔پھر ربوہ میں پہلے کوارٹروں میں رہتے تھے پھر دارالصدر شمالی میں اپنا گھر بنالیا تو وہاں اپنے گھر میں رہیں اور کیونکہ زمیندار خاندان کے تھے اس لئے ہر وقت ان کے گاؤں کے یا عزیزوں کے بعض سٹوڈنٹ جو ربوہ میں پڑھنے کے لئے آتے تھے وہ اور دوسرے لوگ بھی ان کے گھر میں رہتے تھے۔گھر بھی اتنا بڑا نہیں تھا لیکن ہر وقت پندرہ بیس آدمی ان کے گھر میں رہتے تھے اور ان کی مہمان نوازی یہ بڑے شوق سے کیا کرتی تھیں۔ان کے بیٹے نے لکھا ہے کہ روزانہ تہجد کے ساتھ آپ کے دن کا آغاز ہوتا تھا۔پھر نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اونچی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا آپ کا روز کا معمول تھا۔اس کے بعد کچھ بھینسیں وغیرہ رکھی ہوئی تھیں، جانور رکھے ہوئے تھے، ان کا دودھ بلوتی تھیں اور پھر محلے کے جو غریب لوگ تھے وہ لسّی لینے والے آجاتے۔ان کی ایک لمبی قطار ہوتی تھی۔انہیں لسّی دیتی تھیں۔اور اس کے باوجود گھر کو سنبھالنا اور ان سارے کام کرنے کے بعد باقی سوشل تعلقات بھی بڑے اچھے تھے۔لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ چھوٹی آپا حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے قرآن شریف بھی پڑھا اور پھر ترجمہ بھی خاص طور پر پڑھا۔ہمیشہ ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آتی تھیں۔مہمان نوازی کا پہلے ذکر کر چکا ہوں۔یہاں بھی جب تھیں تو مہمان نوازی کے لئے اتنے فنڈ نہیں ہوتے تھے اور کوئی ضیافت کا انتظام نہیں تھا تو پھر انہوں نے یہاں بیکنگ (baking) سیکھی اور ہر آنے والے کو خود ہی بیکنگ (baking) کرکے مہمان نوازی کرتی تھیں اور چیزیں مہیا فرماتی تھیں۔

حنیف محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد لکھتے ہیں کہ یہ چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کی سوانح لکھ رہے تھے تو اس تعلق میں ان کے ساتھ رابطہ ہوتا رہا اور یہ لکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ محترمہ اعلیٰ زمیندار خاندان کی تھیں لیکن جب ایک واقف زندگی سے بیاہ کے اس کے گھر میں آئی ہیں تو پھر بڑی معمولی زندگی گزاری۔وہاں اپنے گھر میں تو نوکروں کی کافی ریل پیل تھی اور نوکروں سے کام ہوتے تھے لیکن یہاں آ کے خود اپنے ہاتھ سے سارے کام کئے۔کہتے ہیں کہ لندن میں قیام کے دوران کا واقعہ سناتے ہوئے بیان کرتی تھیں کہ بڑی تنگی سے گزر بسر ہوتی تھی۔ شدید سردی کے موسم میں نہ گیزر کی سہولت تھی، نہ کمرے گرم کرنے کے لئے ہیٹر ہوتے تھے، نہ کوئلے میسر تھے اور بجٹ کے اندر رہتے ہوئے جو بھی کام کرنا ہوتا تھا کرنا ہوتا تھا۔بڑی مشکلوں سے گزارا ہوتا تھا۔ٹھنڈ ٹھنڈ میں گزارہ کرتے تھے۔تھوڑی دیر کے لئے ہیٹنگ کرتے تھے۔چوہدری صاحب بھی بڑے اصولوں کے پابند رہے ہیں۔ یہاں بڑی سادگی سے انہوں نے گزارہ کیا۔پھر یہ لکھتے ہیں کہ 1955ء میں جب چوہدری ظہور باجوہ صاحب کو لندن سے واپس مرکز آنے کا حکم ہوا تو مرحومہ ان دنوں بیمار تھیں اور ڈاکٹروں نے مکمل طور پر بیڈ ریسٹ(bed rest) کے لئے کہا ہوا تھا۔لیکن جب واپسی کا حکم آیا تو چوہدری صاحب نے تیاری شروع کردی۔لوگوں نے کہا کہ آپ کی اہلیہ بیمار ہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے کچھ عرصہ کے لئے اجازت لے لیں۔انہوں نے کہا نہیں حکم آیا ہے اس لئے واپس جانا ہے۔اور مرحومہ نے بھی اس پر کوئی بحث نہیں کی۔اس زمانے میں سفر بھی آسان نہیں تھے۔اور باوجود اپنی بیماری کے فوری طور پر خاوند کے ساتھ واپسی کے لئے تیار ہوگئیں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم عبدہٗ بکر صاحب کا ہے جو مصر کے تھے 12رجون کو دل کے حملے کے نتیجہ میں 41 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ڈاکٹر حاتم حلمی شافعی صاحب صدر جماعت مصر لکھتے ہیں کہ مرحوم نے 2011ء میں بیعت کی تھی۔عربی اور دینیات کے مدرس تھے لیکن کام چھوڑ کر خود کو جماعتی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔آپ جنوبی مصر کے ایک نہایت جاہل اور متعصب معاشرے میں پیدا ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود نہایت صلح پسند اور سخت گیری سے نہایت متنفر تھے۔ بیعت سے قبل علماء کی کتب میں موجود خرافات نے انہیں اس قدر حیران کیا ہوا تھا کہ انہیں ڈر تھا کہ شاید ہمارا دین ہی بعض غلط باتیں سکھاتا ہو۔یعنی اسلام نعوذ باللہ غلط سکھاتا ہے۔مولویوں کی باتیں سن کے انہیں یہ خیال پیدا ہوا۔خصوصاً حیات مسیح، صلیب سے نجات اور رفع وغیرہ امور کے بارے میں سخت حیران تھے حتی کہ انہیں ایک عیسائی نے بعض عیسائی چینلز کے نمبر دیئے کہ وہاں پر پروگرام دیکھو تا کہ تمہیں یقین آئے کہ حضرت مسیح میں بہت سی ایسی صفات تھیں جو دیگر انسانوں میں نہیں تھیں۔اسی تلاش میں انہیں ایم ٹی اے بھی مل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دینی تھی۔مرحوم اپنی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پروگرام میں مصطفی ثابت صاحب مرحوم کو دیکھا جو کہہ رہے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بیہوش ہوئے تھے اور پھر آپ نے مشرق کی طرف ہجرت کی اور طبعی وفات پائی۔جب میں ٹی وی دیکھ رہا تھا تو میں ٹیک لگائے بیٹھا تھا یہ بات سن کر میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور پوری توجہ کے ساتھ بات سننے لگا۔یہ الحوار المباشر کا پروگرام تھا۔جب حقیقت مجھ پر واضح ہوئی تو میں پورے زور سے چیخا کہ اللہ اکبر۔حق ظاہر ہوگیا۔کہتے ہیں مَیں خوشی سے اچھلنے لگا۔اسی دوران پروگرام میں وقفہ ہوا اور شریف عودہ صاحب نے اعلان کیا کہ اب ہم حضرت امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ سنیں گے اور قصیدے کا مطلع تھا کہ اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْبَرِ۔یعنی یقیناً میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں جو غالب اور سب سے بڑا ہے۔ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی دکھائی گئی جس پر میں نے پروگرام کو pause کیا اور تصویر کو بغور دیکھنے لگا۔تو کہتے ہیں کہ جب دیکھ رہا تھا تو میں کہتا ہوں یہ تو وہی چہرہ ہے جسے میں نے کچھ عرصہ قبل خواب میں چاند میں دیکھا تھا۔کہتے ہیں یہ لمحات بہت خوبصورت تھے اور میری خوشی بیان سے باہر تھی۔میں نے اس کے بعد مزید پروگرام دیکھے اور تین دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے وفات مسیح اور صلیب سے نجات اور ہجرت کا معمہ میرے لئے حل کر دیا۔مرحوم کو بیعت کے بعد کام والوں نے بھی نکال دیا۔ گاؤں والوں اور عزیز واقارب اور جان پہچان رکھنے والوں سب نے شدید تنگی ان پر وارد کی لیکن یہ حق سے نہیں ہٹے بلکہ روز بروز ایمان میں بڑھتے چلے گئے اور ثبات قدم ان کو عطا ہوتا گیا۔چار سال قبل انہوں نے جو سکول میں پڑھاتے تھے اس کا کام چھوڑ کر جماعت کی خدمت کے لئے زندگی وقف کی۔ بہت منکسر المزاج، نرم خو، نہایت بااخلاق، مخلص اور غیر معمولی طور پر اطاعت کرنے والے تھے۔آپ وہاں ملک میں نومبائعین کے انچارج تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر، ادب اور دوسروں سے گفتگو کرنے اور انہیں قائل کرنے کا خاص ملکہ عطا کیا ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں غرق تھے۔خلافت سے بھی بے انتہا محبت رکھنے والے تھے۔ پانچ سال قبل انہوں نے ایک احمدی خاتون سے شادی کی تھی۔اب وفات کے وقت اس بیوہ کے علاوہ چار سالہ بیٹی زینب اور دو سالہ بیٹا محمد یادگار چھوڑے ہیں۔ان کا بیٹا ماشاء اللہ وقف نَو میں شامل ہے۔اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی اور بچوں کا بھی خود ہی کفیل ہو اور انہیں بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم مصعب شویری صاحب (1)

مکرم مصعب شویری صاحب کا تعلق شام کے دارالحکومت دمشق کی نواحی بستی ’’خُوش عرب‘‘ سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1985ء میں ہوئی۔ ان کے والد صاحب نے اس وقت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی جب مصعب صاحب کی عمر صرف چار برس تھی۔ کچھ عرصہ قبل شام کے مخدوش حالات کے پیش نظر مصعب صاحب ہجرت کر کے ترکی کے راستے جرمنی پہنچے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: غالباً یہ 1989ء کی بات ہے جب مکرم محمد منیر ادلبی صاحب کے ذریعہ احمدیت کا پیغام ہماری بستی میں پہنچا اور بہت سے سوال وجواب اور گرما گرم بحثوں کے بعد بستی کے چند احباب نے بیعت کر لی۔ میرے والد صاحب ان چند خوش نصیبوں میں سے ایک تھے۔ اس وقت میری عمر چار سال کی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ میرے والد صاحب کی بیعت کے بعد ہماری بستی میں اور ہمارے گھر میں بھی بھونچال سا آ گیا۔

مخالفت کا طوفان

چند افراد کی قبول احمدیت کی خبر اہلِ بستی کے لئے بہت بڑے صدمہ کا باعث بن گئی اور بستی کے مولوی حضرات نیز بڑی بڑی شخصیات جن میں میرے نانا سرفہرست تھے جمع ہو کر آئے اور بستی کے عین وسط میں واقع ہمارے گھر پر دھاوا بول دیا۔ اس دوران میرے نانا گھر کے اندر داخل ہوئے اور اپنی بیٹی یعنی میری والدہ کو زبردستی پکڑ کر مارتے ہوئے گھر سے لے جانے کی کوشش کی۔ ان کا مقصد میری والدہ کو اسکے احمدی ہونے والے خاوند سے دور کر کے طلاق کا مطالبہ کرنا تھا تا وہ بھی کہیں اپنے خاوند کے راستہ پر نہ چل پڑے۔ جب وہ ایسا کر رہے تھے تو اس وقت وہاں پر موجود ایک وکیل نے انہیں ایسا کرنے سے روکتے ہوئے کہا کہ اگر تمہاری بیٹی نے بعد میں عدالت میں یہ کہہ دیا کہ وہ طلاق نہیں لینا چاہتی اور اپنے گھر اور اولاد کو نہیں چھوڑنا چاہتی تو تمہاری ساری کارروائی تمہارے خلاف جائے گی اور تمہیں دوسروں کے عائلی معاملات میں زبردستی دخل دینے اور ایک بستے ہوئے گھر کو توڑنے کے الزام میں گرفتار کر لیا جائے گا۔ یہ سن کر میرے نانا نے والدہ صاحبہ کو تو چھوڑ دیا لیکن یہ بلوائیوں کا ٹولہ اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے مکرم احمد خالد البراقی صاحب کے گھر جا پہنچا، جہاں چند نو احمدی احباب نماز جمعہ ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے وہاں پر حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی اور بعض احمدیوں کو زدوکوب کر کے اپنے بپھرے ہوئے جذبات کی تسکین کا سامان کیا۔

والد صاحب کی اسیری اور ہماری مشکلات

کسی نے پولیس کو بھی خبر کر دی۔ پولیس آئی اور بجائے مظلوموں کی مدد کے انہیں ہی گرفتار کر کے لے گئی اور پھر احمدیوں کے خلاف مقدمے بنے اور بعض نو احمدی احباب کو تین سے آٹھ ماہ تک قید وبند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑا۔ ان اسیران میں سے ایک میرے والد صاحب بھی تھے۔ والد صاحب کے جیل جانے کی وجہ سے جہاں ہمیں ان کی جدائی اور جیلوں کی ناگفتہ بہ حالت کے تصور سے تکلیف سے گزرنا پڑا وہاں ایک اور مصیبت بھی آن پڑی۔ ہوا یوں کہ والد صاحب نے گرفتاری سے قبل بستی کے وسط میں واقع ہمارا مکان فروخت کر دیا تھا اور دو تین ماہ میں قبضہ دینا تھا۔ اس دوران والد صاحب نے بستی سے کسی قدر فاصلے پر اپنی زرعی اراضی میں گھر تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ مقررہ مدت کے اندر اندر وہ زرعی اراضی میں مکان بنا لیں گے لیکن اس دوران ان کی گرفتاری ہوگئی۔ ہمیں وعدہ کے مطابق اپنے قدیم گھر سے نکلنا پڑا اور نئے مکان کی تو ابھی دیواریں بھی کھڑی نہ ہوئی تھیں۔ ایسے میں میری والدہ نے اپنے چھ بچوں کے لئے زیر تعمیر مکان کے قریب ہی خیمہ لگایا اور تین ماہ تک اسی حالت میں گزارا کیا تا آنکہ میرے والد صاحب کی رہائی ہوگئی اور پھر جلد ہی انہوں نے مکان تعمیر کر لیا۔ لیکن یہ تین ماہ ہم نے خیمہ میں بہت مشکلات اور نہایت خوف کی حالت میں گزارے۔ رات کے وقت بھیڑیوں کی آوازیں اور چوروں کا خوف دامنگیر رہتا تھا۔ جبکہ عمومی طور پر شدید سردی کا موسم تھا اور آتے جاتے دشمنوں کے طعنے اس پر مستزاد تھے۔

چونکہ اہل بستی کے نزدیک اس صورتحال کے ذمہ دار مکرم منیر ادلبی صاحب تھے کیونکہ انہی کے ذریعہ احمدیت کا پیغام اس بستی تک پہنچا تھا اس لئے بستی کے بہت سے لوگوں کے دلوں میں ادلبی صاحب کے لئے شدید نفرت اور عداوت پیدا ہوگئی تھی جس کا اظہار انہوں نے گالی گلوچ اور بدزبانی کے علاوہ یوں بھی کیا کہ ایک بار ادلبی صاحب کی کار پر پتھراؤ کیا گیا اور ایک بار ان کی کار کو آگ لگا دی گئی۔

چھوٹی سی احمدی دنیا کا احوال

احمدیت کی وجہ سے اہلِ بستی اور اکثر رشتہ دار تو ویسے ہی کنارہ کش ہو گئے تھے۔ اس لئے سوائے احمدیوں کے ہمارے گھر کوئی نہ آتا تھا۔ بلکہ ہمارے گھر کے بستی سے الگ ہونے کی وجہ سے احمدی احباب اکثر ہمارے گھر میں ہی جمع ہوتے اور پھر مختلف دینی امور پر باتیں ہوتیں۔

مجھے یاد ہے کہ جس دن احمدی احباب نے آنا ہوتا تھا اس روز ہمارے سٹنگ روم کی چیزوں کی ترتیب اور اندرون وبیرون کی صفائی ستھرائی کے علاوہ مہمانوں کے استقبال کی ڈیوٹی بھی ہم بچوں کی ہوتی تھی۔ یہ دن ہمارے لئے کسی عید سے کم نہ ہوتا تھا۔ ان مجالس میں بیٹھ بیٹھ کر رفتہ رفتہ ہم بچوں کو بھی وفات مسیح، ختم نبوت، اور جنّوں وغیرہ کے مسائل کے بارہ میں عام فہم دلائل یاد ہو گئے اور ہم اکثر ان کو استعمال بھی کرنے لگ گئے۔

شدید مخالفت اور والدہ کی بیعت

بستی کے سکول میں بھی بعض مولویانہ ذہنیت کے حامل اساتذہ کی طرف سے ہمارے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا جبکہ بعض طالبعلموں کی طرف سے بھی ہمیں احمدیت کی وجہ سے تنگ کیا جاتا۔ تاہم بعض اساتذہ ایسے بھی تھے جو بڑی محبت سے پڑھاتے تھے گو کہ ان کی تعداد بہت کم تھی۔ چھ سال کے انتظار کے بعد میری والدہ صاحبہ نے مکمل تسلی کرنے کے بعد بیعت کر لی اور کسی ملامت اور مخالفت کی پرواہ نہ کی۔ میرے نانا کا شمار گاؤں کی بڑی شخصیات میں ہوتا تھا۔ ایک تو وہ خود جماعت کے بہت بڑے دشمن تھے دوسرے انہیں میرے ماموں انگیخت کرتے تھے جو شریعت کالج کے پڑھے ہوئے تھے اور شدت پسند مولویانہ ذہن کے مالک تھے۔ انہوں نے والدہ صاحبہ سے بہت بحثیں کیں اور مخالفت کا بازار گرم کیا لیکن والدہ صاحبہ پر ان کی کسی کارروائی کا کوئی اثر نہ ہوا۔

مولوی کا ناٹک

1996ء کی بات ہے کہ ہمارے گاؤں کے ایک صوفی مولوی نے دعویٰ کر دیا کہ اولیاء اللہ کو نہ تو آگ جلا سکتی ہے نہ ہی جنّ ان کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی انہوں نے اس طرح کے کئی امور کا تذکرہ کر کے خوب واویلا مچایا اور یہ کہتے ہوئے افراد جماعت احمدیہ کو چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ میں فلاں دن آگ میں کود کر ثابت کروں گا کہ اس کا مجھ پر اثر نہیں ہوتا اور یہ میرے ولی اللہ ہونے کی نشانی ہے۔ پس اے احمدیو! اگر تم سچے ہو تو ان معاملات میں مقابلہ کر کے دکھاؤ۔ میرے والد صاحب اور بعض اور احمدی احباب بھی اس شعبدہ بازی کے مظاہرہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ مولوی صاحب نے ابھی آگ کے گرد چکر لگانا شروع کئے تھے کہ اس کے پاؤں انگاروں پر آنے کی وجہ سے جل گئے، یوں مولوی صاحب پاؤں کے تلوے ہی سہلاتے رہے یہانتک کہ وہ آگ بجھ گئی جس میں اس نے کودنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر وہ لوگ جو مولوی صاحب کی حوصلہ افزائی کے لئے ساتھ آئے تھے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

استجابت دعا کا واقعہ

والدین نے ہماری تربیت ایسے کی کہ ہر معاملہ میں دعا اور خدا تعالیٰ کی مدد کی طرف توجہ دلائی جاتی تھی۔ اس ضمن میں قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرنا مناسب ہوگا۔

ہمارے ملک میں نویں جماعت بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ اس میں طالبعلم کے نمبر ایک مقرر کردہ میرٹ سے کم آئیں تو وہ میٹرک میں سائنس یا آرٹس وغیرہ کے مضامین چننے میں آزاد نہیں رہتا بلکہ بعض حالات میں اسے میٹرک میں داخلہ بھی نہیں ملتا اور اسے نویں جماعت کا امتحان دوبارہ دینا پڑتا ہے۔ اس جماعت میں ٹوٹل نمبرز 240 ہوتے تھے اور گزشتہ کئی سالوں سے میرٹ 200 نمبرز مقرر کیا جاتا رہا تھا۔ یعنی اس سے کم نمبرز حاصل کرنے والے طالبعلموں کو مشکلات کا سامنا کرنے کے ساتھ ساتھ دوبارہ امتحان دینے کی ضرورت بھی پڑ سکتی تھی۔

مالی حالات کی خرابی اور دیگر کئی وجوہات کی بناء پر میں پڑھائی میں کمزور ہی رہا۔ میں نے نویں جماعت کا امتحان دیا تو نتائج کے آنے سے قبل بہت دعا کی کہ خدایا مجھے دوبارہ امتحان نہ دینا پڑے اور میرے نمبرز امسال مقرر ہونے والے میرٹ کے برابر ہی آ جائیں تا مجھے میٹرک میں داخلہ مل جائے۔ نتائج کا اعلان ہوا تو میرے 185 نمبرز آئے۔ یہ دیکھ کر میرا تو دل ہی بیٹھ گیا کیونکہ میرے تو گزشتہ سالوں میں مقرر ہونے والے میرٹ سے بھی پندرہ نمبرز کم تھے۔ تقریباً دو ہفتوں کے انتظار کے بعد جب میرٹ کا اعلان ہوا تو یہ جان کر خوشگوار حیرانی ہوئی کہ اس سال کا مقرر کردہ میرٹ 185 تھا۔ شاید گزشتہ بیس سالوں میں یہ پہلا موقع تھا جب میرٹ 200 سے کم نمبرز کی صورت میں مقرر ہوا تھا۔ میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا جس نے میری دعاؤں کو سنا اور بظاہر ایک ناممکن امر ممکن میں بدل گیا۔

مالک مکان کی بیعت کا واقعہ

1996ء میں ہم بستی کو چھوڑ کر دمشق شہر میں منتقل ہو گئے لیکن وہاں پر ہماری زندگی بہت کٹھن ہو گئی۔ گو میرے والد صاحب فوج میں تھے لیکن ان کی تنخواہ اس قدر کم تھی کہ جس میں آٹھ افراد کی فیملی کو پالنا مشکل تھا۔ گو کہ ہماری زرعی اراضی بھی تھی لیکن اس سے سالانہ آنے والی آمد سے بچوں کے سکول کے سالانہ خرچ بھی پورے نہ ہوتے تھے۔

میری میٹرک کی پڑھائی بہت اہم تھی اس کے لئے میرے والد صاحب نے مجھے اور میرے بھائی کو دمشق میں ایک کمرہ کا فلیٹ کرائے پر لے دیا اور ہم دمشق شہر میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے لگ گئے۔ اس فلیٹ کے ساتھ ہی اس کے مالک عادل حُوریہ کا گھر تھا جو نہ جماعت کا دشمن تھا، نہ ہی دوست، تاہم اس کی طبیعت کسی قدر مولویانہ تھی۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ہماری نواحی بستی کا ایک شخص آیا اور اس نے بھی ہمارے مالک مکان سے ایک کمرہ کرائے پر لے لیا۔ چونکہ وہ ہمیں جانتا تھا اس لئے وہ ہمارے خلاف مالک مکان کے کان بھرنے لگا۔ اس نے مالک مکان کو جھوٹ بولتے ہوئے بتایا کہ گویا قرآن کریم کے بالمقابل ہماری کوئی اور کتاب ہے، اور ہمارا قبلہ بھی مسلمانوں کے قبلہ سے مختلف ہے، نیز ہماری نماز بھی مختلف ہے اور حج بھی اور یہ کہ نعوذ باللہ ہم بہن بھائی کی شادی کو جائز سمجھتے ہیں۔

مالک مکان نے جب یہ باتیں سنیں تو شدید حیران ہو کر کہا کہ میں تو روزانہ ان بچوں سے ملتا ہوں۔ یہ اکثر اپنی پڑھائی میں مصروف رہتے ہیں، اور اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ کسی کو ان سے کوئی شکایت نہیں ہے بلکہ پورے محلہ میں ادب اور اخلاق کی مثال سمجھے جاتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسے فاسد عقائد رکھنے کے باوجود یہ لوگ ادب واخلاق اور شرافت میں مثال بن جائیں؟ ضرور کچھ دال میں کالا ہے۔ یا تو شکایت کرنے والے کو پورے حقائق کا علم نہیں یا پھر یہ محض کذب وافتراء ہے۔

اسکے بعد اس نے ہم سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا اور ایک بار یہ ملاقات شروع ہوئی تو پھر ایسی ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا۔ وہ ہر بار کوئی ایسا جھوٹا الزام لے کر آتا اور ہمارا جواب سن کر حیران ہو جاتا۔

ہمارا اور مالک مکان کا تعلق پانچ سال تک جاری رہا جس کے بعد خدا کے فضل سے 2006ء میں اس نے بیعت کر لی اور ہمیں اپنا بھائی سمجھ کر ہر قسم کی مدد فراہم کرنے لگ گیا۔

بیعت کی برکات اور انعام

عادل حُوریہ صاحب کی شادی کو آٹھ سال کا عرصہ ہو گیا تھا لیکن اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ قبولِ احمدیت کے بعد اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹی کی نعمت سے نوازا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دو بیٹے بھی عطا فرمائے۔ وہ تحدیث نعمت کے طور پر لوگوں کو اکثر بتایا کرتا تھا کہ اسے مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ نیز وہ کہا کرتا تھا کہ افراد جماعت ہی میرے ماں باپ اور بہن بھائی ہیں۔

تمام نشانات دیکھنے کے بعد اس کی بیوی نے بھی 2013ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/ مئی 2017)

……☆……☆……☆……

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا ازاراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17 ؍مارچ 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: آج کل دنیا میں کس قسم کے سیاست دانوں اور پارٹیوں کی اہمیت بڑھتی جارہی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آجکل مغربی اور ترقی یافتہ دنیا میں انتہائی دائیں بازو کی سیاسی جماعتیں یا Far-rights یا نسل پرست یا قوم پرست سیاستدانوں اور پارٹیوں کی پذیرائی اور اہمیت بڑھتی جارہی ہے۔

سوال: آج کل مغربی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف کس قسم کی فضا پیدا ہورہی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: (انکا خیال ہے کہ) مسلمانوں کو ان ممالک میں آنے پر Ban ہونا چاہئے کیونکہ یہ ہمارے اندر جذب نہیں ہوتے اور اپنے مذہب اسلام پر عمل کرتے ہیں جو شدت پسندی کا مذہب ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اگر یہاں رہنا ہے تو ان کو اپنے مذہب اور روایات کو چھوڑ کر ہمارے طریقوں کو اپنانا ہو گا۔ اگر اس طرح نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہمارے ملک کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔

سوال: سیاستدان اپنے اس موقف کی تائید میں کیا دلیل دیتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ دلیل دیتے ہیں کہ دیکھو مسلمانوں کا ہمارے لئے خطرہ ہونا اس بات سے بھی ثابت ہے کہ مسلمان ممالک میں شدت پسندی اور لاقانونیت انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور ہمارے ملک میں بھی حملے مسلمانوں کی طرف سے ہی زیادہ تر ہو رہے ہیں۔

سوال: مسلمان ممالک میں ہونے والی شدت پسندی کے متعلق حضور انور نے کیا حقائق بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسلمان ممالک میں باغی گروہوں کو ہتھیار مغربی ممالک سے ہی ملتے ہیں۔ اسلام کے خلاف بغض کے اظہار کیلئے بعض طاقتوں نے بڑی ہوشیاری سے ان گروہوں کو منظم کیا ہے۔ ایک طرف حکومتوں کو ظاہری اور خفیہ مدد دی جارہی ہے اور دوسری طرف باغیوں کو کسی نہ کسی طریقے سے مدد کی جاتی ہے۔ اگر یہ مدد نہ ہو تو کوئی گروہ یا حکومت اتنا لمبا عرصہ لڑائی نہیں لڑ سکتے۔

سوال: مسلمانوں کو کس بات نے نقصان پہنچایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کو جب بھی نقصان پہنچا ہے ان کے اپنے عمل اور سازشوں اور بغاوتوں اور ایک دوسرے کے حق ادا نہ کرنے اور ذاتی مفادات کو قومی اور ملّی مفادات پر ترجیح دینے سے ہی پہنچا ہے۔ اسلام کی تعلیم کو بھولنے اور اپنے مقصد کو نظر انداز کرنے سے ہی پہنچا ہے۔

سوال: حضور انور نے الجزائر کے احمدیوں کے کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آجکل الجزائر میں ظلم بڑھ رہا ہے۔ پولیس احمدیوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ عدالتیں احمدیوں کو جیلوں میں ڈال رہی ہیں صرف اس لئے کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے آنے والے امام کو مان لیا ہے۔ ان لوگوں کی تعداد دو سو سے اوپر ہے اور سب نے باوجود ان سختیوں کے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ جو بھی سختی ہم پر کر لیں ہم اپنے ایمان سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

سوال: حضور انور نے ظلم کرنے والوں کو کیا تنبیہ فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو دیکھ رہا ہے اور مظلوم کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہنچ رہی ہیں۔ اس کی عدالت نے جب فیصلہ کیا تو ان ظالموں کی نہ دنیا رہے گی نہ آخرت۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ڈرنا چاہئے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور بھی حاضر ہونا ہے اور وہاں ان ظلموں کا جواب بھی دینا ہوگا۔

سوال: حضور انور نے اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک طرف شدت پسندوں نے اسلام کے نام پر فساد برپا کیا ہوا ہے۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو مغرب اور دنیاداری کے اثر کے تحت مذہب سے لاتعلق ہیں۔ اعتماد سے اسلامی تعلیم کی خوبیوں کو بیان کرنے کے بجائے خوفزدہ ہیں اور دنیاداروں کی باتوں کو غلط کہنے کی بجائے ان کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ ان لوگوں پر دنیا کا خوف اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب ہے۔

سوال: حضور انور نے سیاستدانوں اور حکمرانوں کی کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض سیاستدان حکمران ہیں دین سے ان لوگوں کا کچھ واسطہ نہیں ہے۔ وہ اگر مولوی سے متفق نہ بھی ہوں تو اپنی کرسی کے چھن جانے کے خوف سے بزدلی اور اپنی دنیاوی اغراض کی وجہ سے خاموش ہیں۔ گویا کہ مسلمانوں میں سے ہر وہ طبقہ جس نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کا انکار کیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکموں سے دُور چلا گیا ہے۔

سوال: حضور انور نے ایسے حالات میں احمدیوں پر کیا ذمہ داری عائد فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایسے حالات میں احمدیوں کو سوچنا چاہئے کہ جب انہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بتایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا ہے اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرنی ہے۔ اپنے ایمان کو بھی ضائع نہیں کرنا اور فساد کو بھی پیدا نہیں ہونے دینا۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا بھی ہے۔

سوال: قرآن مجید میں تبلیغ کیلئے کیا رہنمائی ملتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو رہنمائی فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (النحل:126) یعنی اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان کے ساتھ ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔

سوال: حضور انور نے غیر اخلاقی باتوں سے بچنے کے لیے کیا پُرحکمت طریق بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: دنیا دار ممالک میں بعض ایسی باتیں رائج ہوگئی ہیں جن کو قانون تحفظ دیتا ہے اور مذہب کے نزدیک وہ نہ صرف اخلاق سے گری ہوئی باتیں ہیں بلکہ گناہ بھی ہیں ان کے بارے میں بات کرتے وقت اگر دوسرا فریق غصہ میں آتا ہے تو عارضی طور پر اس بات کو ٹالا جاسکتا ہے، وہاں سے سلام کر کے اٹھا جاسکتا ہے۔ یہی اس وقت حکمت کا تقاضا ہوگا۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے آیت کریمہ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کی کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب: آپؑ فرماتے ہیں کہ آیت کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔

سوال: کیا قرآن مجید میں جبر کی تعلیم ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: وہ خدا جس نے اپنے پاک رسول پر یہ وحی نازل کی کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ یعنی تو ایسا صبر کر کہ جو تمام اولوالعزم رسولوں کے صبر کے برابر ہو۔ پھر فرمایا کہ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دین میں جبر نہیں چاہئے اور پھر فرمایا کہ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ یعنی حکمت اور نیک وعظوں کے ساتھ مباحثہ کر، نہ سختی سے اور پھر فرمایا وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی مومن وہی ہیں جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یاوہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ کیا ایسا خدا یہ تعلیم دے سکتا تھا کہ تم اپنے دین کے منکروں کو قتل کر دو اور ان کے مال لوٹ لو اور انکے گھروں کو ویران کر دو۔ یہ تو جاہل مولویوں اور نادان پادریوں کا خیال ہے جسکی کچھ بھی اصلیت نہیں۔

سوال: مغضوب الغضب انسان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا انذار فرمایا ہے؟

جواب: فرمایا: جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اسکی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے غضب نصف جنون ہے۔ جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

سوال: آج جبکہ ہر طرف جماعت کی مخالفت کی جارہی ہے ان حالات میں ایک احمدی کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، ہر احمدی کا ہر فعل اور عمل اسلام کا نمونہ ہو۔ اگر تبلیغ نہیں بھی کر رہا تو بھی اس کا قول و فعل اسلام کا پیغام پہنچانے والا ہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ''دلوں کی کچھ خواہشیں اور میلان ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی وقت بات سننے کے لئے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس وقت اپنی بات کہا کرو جب وہ بات سننے کے لئے تیار ہوں۔

سوال: مغربی ممالک میں اسلامی تعلیم کے پھیلانے کیلئے حضور انور نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو کام کرنا چاہئے۔ ہر جگہ جہاں جماعت کی تعداد اتنی ہے کہ ہم مؤثر پیغام پہنچانے کا کام کر سکیں وہاں ہمیں اپنے روایتی پروگراموں کے ساتھ تبلیغی پروگرام ہیں اسلام کے امن اور سلامتی کے پیغام کو پہنچانے کیلئے مؤثر پروگرام بھی بنانے چاہئیں۔

سوال: اسلام کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ''

......☆......☆......☆......

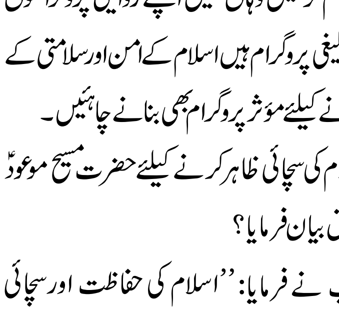

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کی شرط ان احکامات کو رکھا ہے۔ پس ہر احمدی کو اس لحاظ سے ایک فکر کے ساتھ اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح نظر رکھتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ان پر پورا اُترنے کی کوشش کرے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو نصائح کی جاتی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے

اللہ تعالیٰ کی نصیحت یہ ہے کہ اگر اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے تو اِن جھوٹی اَناؤں کو ختم کرو اور عاجزی دکھاتے ہوئے ہر ایک کیلئے سلامتی کے پھول بکھیرو

عورت اگر چاہے بہت سے غیر ضروری اخراجات کو کنٹرول کر کے اپنے خاوند کے گھر کی نگران کا کردار ادا کر سکتی ہے اور بہترین طور پر کردار ادا کر سکتی ہے۔ جن خاندانوں میں یہ دکھاوے اور فضول خرچیاں ہوں پھر ان کی اولاد بھی اسی ڈگر پر چل پڑتی ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں پردہ کا حکم دیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی اہمیت ہے۔ اُن مغرب زدہ لوگوں کی طرح نہ بنیں جو یہ کہتے ہیں کہ پردہ کا حکم تو پرانا ہو گیا ہے یا خاص حالات میں تھا۔ قرآنِ کریم کا کوئی حکم بھی کبھی پرانا نہیں ہوتا اور کبھی بدلا نہیں جاتا

ہر احمدی عورت اور بچی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے اعمال صرف اس پر ہی اثر انداز نہیں ہو رہے ہوتے بلکہ آئندہ نسلوں کی اُٹھان بھی ان کے عمل کے زیرِ اثر ہو رہی ہوتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم میں عورت کا کردار قوم کو بنانے میں انتہائی اہم ہے

اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھال کر عبادت اور دوسرے اعمالِ صالحہ بجالانے کے نمونے اپنی اولاد کے سامنے رکھنے ہیں۔ تبھی ایک احمدی عورت اپنے خاوند کے گھر کی صحیح نگران کہلا سکتی ہے۔ تبھی ایک احمدی ماں اپنی اولاد کی تربیت کا حق ادا کر سکتی ہے ورنہ اس کے قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے کبھی اولاد صحیح تربیت نہیں پا سکتی

بعض مائیں تو کوشش کرتی ہیں لیکن باپ گھر کے فرائض اور حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اس لئے بچے بگڑ جاتے ہیں۔ اگر شروع سے ہی تعلق ماں نے بچے کے ساتھ جوڑ لیا ہے اور دعاؤں کے ساتھ اور اپنے نیک عمل کے ساتھ تربیت کر رہی ہے تو اگر باپ بگڑا بھی ہوا ہے تو کچھ نہ کچھ بچت ہو جاتی ہے

ہر احمدی عورت کو، ہر احمدی مرد کو، ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ہم کیوں احمدی ہیں اور ہمیں کیوں اپنی نسلوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کی تعلیم کو جاری رکھنا ہے
پس آج اگر اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو دنیا کے فتنہ و فساد سے بچانا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اسکا ایک ہی راستہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کیا جائے

یاد رکھیں مائیں ہی ہیں جو بچوں کی قسمت بدلا کرتی ہیں بلکہ بچوں کے زیرِ اثر دوسروں کی قسمت بھی بدل جاتی ہے۔ عورت ہی ہے جو ولی اللہ بھی پیدا کرتی ہے اور ڈاکو بھی پیدا کرتی ہے۔ پس اپنی اہمیت کو سمجھیں کہ عورت کی عبادت گزاری اور نیک اعمال جو ہیں یہی نئی نسلوں کے نیکیوں پر قائم رہنے اور دین و دنیا میں سرخرو ہونے کی ضمانت ہیں جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ اللہ کے فضلوں کی وارث بنتی چلی جائیں گی اور اس اہمیت کو بھی ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں کہ عورت کے نیک اعمال اور ترقی سے دین کی ترقی ہے

ان ملکوں میں رہ کر جہاں آپ کے مالی حالات بہتر ہوئے ہیں اس سوچ کے ساتھ زندگی گزاریں کہ اللہ کی شکر گزار بندی بنتے ہوئے میں نے اپنی زندگی نفرت سے پاک اور عاجزی سے گزارنی ہے میں نے اپنی زندگی دکھاوے اور تصنع سے پاک اور سادگی سے گزارنی ہے۔ مَیں نے اپنی زندگی چالاکیوں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گزارنی ہے۔ جب یہ ارادہ کریں گی تو تبھی آپ کی نسلوں کی نیکیوں پر قائم رہنے کی ضمانت بھی ملے گی۔ پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سنو اور مانو اور ان لوگوں کی طرح کبھی نہ بنو جو اللہ کی نصائح سن کر پھر منہ دوسری طرف پھیر لیتے ہیں

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بمقام مئی مارکیٹ، مَنہائم یکم ستمبر 2007ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا (الفرقان:74)

یہ آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں ایمان والوں کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ جب انہیں کوئی نصیحت کی جائے تو وہ کان اور آنکھ کھلی رکھ کر ان نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور روحانی لحاظ سے ان اندھوں اور بہروں کی طرح نہیں ہوتے جو نیک باتیں سن کر اور دیکھ کر گزر جاتے ہیں اور کوئی توجہ نہیں دیتے گویا جیسا کہ انہوں نے کوئی بات سنی نہیں اور کوئی اچھی بات دیکھی نہیں۔ پس یہ فرق ہمیشہ ایک اللہ کی بندی اور بندے، وہ جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور عبادت کی خواہش رکھتی ہے، وہ جو نیک اعمال بجالانے والی ہے اور نیک اعمال بجالانے کی خواہش رکھتی ہے، اور ان میں جو اللہ کے حکموں کے منکر ہیں کے درمیان ایک بڑا واضح ہو کر یہ فرق ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا معیار ہے جس سے ہر ایک اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکموں پر چلنے کا جائزہ لے سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی کسوٹی ہے جس سے ایک احمدی مرد اور عورت اپنے عہد بیعت کو پرکھ سکتا ہے۔

قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کی شرط ان احکامات کو رکھا ہے جیسا کہ فرمایا کہ جو قرآنِ کریم کے پانچ سو حکموں پر یا دوسری جگہ فرمایا سات سو حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 548)، (ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پس ہر احمدی کو اس لحاظ سے ایک فکر کے ساتھ اس بات کا جائزہ لینا چاہیے اور ایک احمدی عورت جو نہ صرف اپنی عبادت کے معیاروں اور اعمالِ صالحہ کے معیاروں کو بہتر کر کے یا کرنے کی کوشش کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوار رہی ہوتی ہے بلکہ آئندہ نسلوں کے مستقبل کی منزلیں بھی متعین کر رہی ہوتی ہے۔ اس لئے ایک احمدی عورت کی ذمہ داری کئی چند ہو جاتی ہے، کئی گنا بڑھ جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح نظر رکھتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ان پر پورا اُترنے کی کوشش کرے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو نصائح کی جاتی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا اگر کسی کے مقدّر میں ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کی جماعت کے ذریعے سے یہ مقدّر کیا ہوا ہے۔ پس اگر مسیح موعود کی فوج میں شامل ہونا ہے تو اپنے اعمال پر ہر وقت نظر رکھیں۔

بعض باتوں کی طرف مَیں اِس وقت مختصراً توجہ دلاتا ہوں۔

سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ آپ اپنی دینی، علمی اور روحانی ترقی کے لئے جلسے پر آئی ہیں۔ اور یہی مقصد لے کر آپ یہاں بیٹھی ہیں اور بیٹھنا چاہیے۔ جیسا کہ مَیں نے کل خطبے میں بھی کہا تھا۔ اس لئے یہاں جلسے کے پروگراموں کو پوری توجہ سے سنیں۔ یہ نہ ہو کہ ٹولیاں بنا کر بیٹھی گپیں مارتی رہیں، اپنے کپڑوں اور زیوروں کا ذکر کر رہی ہوں۔ وہی ذکر زیادہ چلتا رہے۔ سال میں تین سو پینسٹھ دن ہوتے ہیں۔ اگر دین سیکھنے کی خاطر اجتماع اور جلسے کے دن ملا کر کُل پانچ دن یا چھ دن بھی آپ دین سیکھنے کے لئے نہیں دے سکتیں، اپنے آپ کو دنیا کے کاموں سے کلیۃً علیحدہ نہیں کر سکتیں تو اپنے روحانی معیار اونچے کرنے کی کوشش کرنے والی کس طرح کہلا سکتی ہیں۔ اور جب آپ لوگ پوری توجہ سے جلسے کے پروگرام نہیں سنیں گے تو لاشعوری طور پر بچوں

پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہوگا کہ جلسہ بھی ایک طرح کا میلہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس سوچ کو بڑی سختی سے ردّ فرمایا ہے۔(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

پس پہلی بات تو یہ کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر ان دنوں میں دین سیکھنے اور روحانیت میں ترقی کرنے کیلئے وقف کریں۔ تقریباً ڈیڑھ دن گزر گیا ہے اور ڈیڑھ دن ہی باقی رہ گیا ہے۔ اس میں اب خاص اہتمام کریں۔ بجائے اسکے کہ ڈیوٹی والیاں آپ کو توجہ دلائیں کہ جلسہ سنو، باتیں کر رہی ہوں تو آپ کو خاموش کروائیں کہ تقریریں سنو۔ آپ خود اس طرف توجہ کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ایک نصیحت فرماتا ہے اس سورۃ الفرقان میں جس کی ایک آیت کی مَیں نے تلاوت کی ہے، جیسا کہ مَیں نے بتایا اور جس کی بعض آیات آپ نے سنی ہیں کہ رحمان کے نیک بندوں میں عاجزی ہوتی ہے، تکبّر سے وہ دُور ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی بہت اہمیت ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے کہ یہ عاجزی ہے جو بہت سے جھگڑوں سے بچاتی ہے اور یہ تکبر ہے جو بہت سے فسادوں کا ذریعہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم حقیقت میں میری بندی بننا چاہتی ہو تو عاجزی اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہارے سامنے جہالت کا اظہار کرتے ہوئے، تکبّر سے کام لیتے ہوئے ایسی باتیں کر بھی جائے جو نامناسب ہوں تو تمہارا ردِّعمل ویسا ہی نہ ہو جیسا دوسرے کا ہے بلکہ تمہارے اندر سے ہر ایک کے لئے سلامتی کی خوشبو پھوٹے۔ عورتوں میں بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھوٹی اَناؤں اور غیرت کی وجہ سے ایسی لڑائیاں ہوتی ہیں جو مردوں کو بھی، بچوں کو بھی اور دونوں طرف کے خاندانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت یہ ہے کہ اگر اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے تو اِن جھوٹی اناؤں کو ختم کرو اور عاجزی دکھاتے ہوئے ہر ایک کے لئے سلامتی کے پھول بکھیرو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایک جگہ یہ حکم دیا کہ اللہ کے حقیقی عبادت گزاروں کی خصوصیت کیا ہونی چاہیے۔ فرمایا کہ ان کے خرچ میں نہ اِسراف ہوتا ہے نہ وہ کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔

بعض عورتوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ دیکھا دیکھی کہ فلاں نے اپنا زیور بنایا ہے تو مَیں بھی بناؤں یا فلاں نے ایسے کپڑے بنائے ہیں تو میں بھی بناؤں۔ بلکہ ایک جگہ کسی نے مجھے بتایا، یہاں نہیں کسی اور ملک کا ذکر ہے کہ ایک عورت نے کسی کا دیا ہوا تحفہ یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ یہ مَیں نہیں پہنوں گی، حالانکہ بالکل نیا قسم کا کپڑا آیا تھا، کہ اس کو پہنے ہوئے مَیں نے فلاں عورت کو بھی دیکھ لیا ہے۔ اتنی زیادہ آپس میں مقابلہ بازی ہو جاتی ہے کہ وہ کپڑا ابھی نہیں پہننا جو کسی اَور نے پہنا ہوا ہو، میری انفرادیت قائم رہے۔ تو یہ چیزیں جو ہیں انتہائی فضول اور لغو چیزیں ہیں۔ پھر خاوندوں کو بھی مجبور کرتی ہیں کہ ان کی خواہشات کو پورا کیا جائے۔ بچوں کی شادیوں پر خاص طور پر جب پاکستان جا کر شادیاں ہوتی ہیں تو بعض فضول خرچیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ مرد بھی اس میں شامل ہوتے ہیں بلکہ شاید قصوروار زیادہ ہوں۔ اور تو بہت ساری باتیں عورتوں کی نہیں مانتے لیکن جہاں جھوٹے اظہار اور دکھاوے کا سوال آئے تو وہاں ایسے مرد فوراً ہاں میں ہاں ملاتے ہیں، اس لئے مرد بہرحال اس معاملے میں زیادہ جاہل ہیں کیونکہ بعض دفعہ قرض بھی لے لیتے ہیں۔ لیکن عورت اگر چاہے بہت سے غیر ضروری اخراجات کو کنٹرول کر کے اپنے خاوند کے گھر کی نگران کا کردار ادا کر سکتی ہے اور بہترین طور پر کردار ادا کر سکتی ہے۔ جن خاندانوں میں یہ دکھاوے اور فضول خرچیاں ہوں پھر ان کی اولاد بھی اسی ڈگر پر چل پڑتی ہے۔ تو بہرحال فضول خرچی سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر حکم فرمایا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ بالکل کنجوس نہ ہو جاؤ، بالکل اپنے پیسے پر سانپ کی طرح کنڈلی مار کے نہ بیٹھ جاؤ۔ پیسے جوڑتے جوڑتے ساری زندگی نہ گزار جاؤ کہ اسکا اظہار بھی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں انکا اظہار بھی ہونا چاہیے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر بڑا احسان ہے کہ اکثریت اگر اپنے خرچ کم کر کے پیسے جوڑتی ہے تو پھر وہ بچت چندوں کی صورت میں ادا کر کے اللہ کے دین کی خدمت کرتی ہیں۔ اب برلن کی مسجد میں عورتوں نے ذمہ واری لی ہے، یہ حامی بھری ہے کہ ہم یہ مسجد بنائیں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی لجنہ اماء اللہ اپنی کمائی سے یا اپنے گھر کی بچت سے دل کھول کر چندے دے رہی ہیں۔ بیشمار ہیں جنہوں نے اپنے پر تنگی کر کے بھی بڑی بڑی رقمیں مسجد کیلئے دی ہیں۔ پانچ سو، ہزار یورو یا اس سے زیادہ دے رہی ہیں حالانکہ معمولی آمد ہے۔ کئی ہیں جنہوں نے زیور دیئے ہیں اور بڑی خوشی اور بشاشت سے دیئے ہیں۔ میرے ذریعے سے بھی بہت ساروں نے پیش کئے۔ تو یہ احمدی عورت کا طُرّہ ٔامتیاز ہے۔ لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو صرف دنیا داری میں پڑی ہوئی ہیں۔ ان سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو نصیحت فرمائی ہے اس پہ غور کرو اِس سے تم اپنے ایمان مضبوط کر رہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ تو جو اپنی بچتیں کرتی ہو، کنجوسی کی خاطر نہیں بلکہ اس لئے کہ ہم نے اللہ کی راہ میں دینا ہے، اس کی راہ میں خرچ کرنا ہے، ان بچتوں کو پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ بھی کرو۔ اسی سے پھر آپ اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں گی اور اسی سے اپنی نسلوں کا تعلق بھی خدا تعالیٰ سے جوڑیں گی۔ اگر پیسے بچائیں تو اس نیت سے بچائیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دین کی خاطر خرچ کرنا ہے۔

پھر ایک مومن عورت کو اللہ تعالیٰ کا ایک بہت اہم حکم اپنی زینت چھپانے کا اور پردے کا ہے۔

اس مغربی معاشرے میں بعض پڑھی لکھی بچیاں اور عورتیں معاشرے کے زیرِ اثر یا خوف کی وجہ سے کہ آج کل پردہ کے خلاف بڑی رَو چل رہی ہے، پردے کا خیال نہیں رکھتیں۔ ان کے لباس فیشن کی طرف زیادہ جا رہے ہیں۔ مسجد میں بھی اگر جانا ہو یا سینٹر میں آنا ہو تو اس کیلئے تو پردے کے ساتھ یا اچھے لباس کے ساتھ آجاتی ہیں لیکن بعض یہ شکایتیں ہوتی ہیں کہ بازاروں میں اپنے لباس کا خیال نہیں رکھتیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ حیا ایمان کا حصہّ ہے اور حیا عورت کا ایک خزانہ ہے اس لئے ہمیشہ حیادار لباس پہنیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی عورت کا، ایک احمدی بچی کا ایک تقدس ہے اسکو آپ نے قائم رکھنا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں پردہ کا حکم دیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی اہمیت ہے۔ اُن مغرب زدہ لوگوں کی طرح نہ بنیں جو یہ کہتے ہیں کہ پردہ کا حکم تو پرانا ہو گیا ہے یا خاص حالات میں تھا۔ قرآنِ کریم کا کوئی حکم بھی کبھی پرانا نہیں ہوتا اور کبھی بدلا نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ کو پتا تھا کہ ایک زمانہ میں ایسی سوچ پیدا ہوگی اس لئے یہ مستقل حکم اتارا ہے کہ منہ سے کہنے سے تم لوگ اللہ کی بندیاں نہیں بنو گی بلکہ جو نصائح کی جاتی ہیں، جو احکامات قرآنِ کریم میں دیئے گئے ہیں ان پر عمل کر کے حقیقی مومن کہلاؤ گی۔

پس اپنے جائزے لیں۔ خود دیکھیں کہ کیا ہیں اور اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں۔ مَردوں سے میل جول میں بھی بے حجابی نہ دکھائیں کہ اس سے حیا بھی ختم ہو جاتی ہے۔ حدیث میں تو حکم ہے کہ مردوں سے اگر باتیں بھی کر رہے ہو تو لہجہ بھی تمہارا ذرا سخت ہونا چاہیے۔(تفسیر الطبری جزء 22 صفحہ 6-7 زیر آیت الاحزاب:32 دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء) تو عورت کی ایک بہت بڑی زینت اس کی حیا ہے۔ ایک مومن کی نشانی حیا ہے۔

اس ضمن میں ایک اَور بات بھی مَیں کہہ دوں کہ بعض شکایات ملتی ہیں کہ شادیوں پہ ڈانس ہوتا ہے اور ڈانس میں انتہائی بے حیائی سے جسم کی نمائش ہوتی ہے۔ یہ انتہائی بیہودگی ہے۔ یاد رکھیں کہ لڑکیوں کو لڑکیوں کے سامنے بھی ڈانس کی اجازت نہیں ہے۔ بہانے یہ بنائے جاتے ہیں کہ ورزش میں بھی تو جسم کے مختلف حصوں کو حرکت دی جاتی ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ ورزش ہر عورت یا بچی علیحدگی میں کرتی ہے یا ایک آدھ کسی کے سامنے کر لی۔ اگر ننگے لباس میں لڑکیوں کے سامنے بھی اس طرح کی ورزش کی جا رہی ہے یا کلب میں جا کر کی جا رہی ہے تو یہ بھی بیہودگی ہے۔ ایسی ورزش کی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ دوسرے ڈانس کرتے وقت آپ کے جذبات بالکل اَور ہوتے ہیں۔ ورزش کرتے وقت تو تمام توجہ ورزش پر ہوتی ہے اور کوئی لغو اور بیہودہ خیال ذہن میں نہیں آ رہا ہوتا لیکن ڈانس کے وقت یہ کیفیت نہیں ہو رہی ہوتی۔ جو ڈانس کرنے والیاں ہیں وہ خود اگر انصاف سے دیکھیں تو ان کو پتا لگ جائے گا کہ ان پر اس وقت کیا کیفیت طاری ہو رہی ہوتی ہے۔ پھر ورزش جو ہے کسی میوزک پر یا تال کی تھاپ پر نہیں کر رہے ہوتے جبکہ ڈانس کیلئے میوزک بھی لگایا جاتا ہے اور بڑے بیہودہ گانے بھی شادیوں پر بجتے ہیں حالانکہ شادیوں کیلئے بڑے پاکیزہ گانے بھی ہیں اور جو رخصتی ہو رہی ہو تو لڑکی کو رخصت کرتے وقت ہماری بڑی اچھی دعائیہ نظمیں بھی ہیں، وہ استعمال ہونی چاہئیں۔ اور اسی لئے جب اس قسم کی بیہودگی ہو رہی ہوتی ہے تو بعض اوقات جذبات اَور رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ پس یہ سب بہانے ہیں کہ فلاں چیز ویسی ہے اور فلاں چیز ویسی ہے۔ یہ سب ایمان کو خراب کرنے والی چیزیں ہیں۔ یہ سب شیطان کے بہکاوے ہیں جن سے بچنے کی کوشش کریں ورنہ لاشعوری طور پر جہاں اپنے آپ کو خراب کر رہی ہوں گی وہاں اپنی اگلی نسلوں کو بھی برباد کر رہی ہوں گی۔

جب آپ نے بیعت کی ہے تو یاد رکھیں کہ بیعت کا مطلب بیچ دینا ہے۔ بیعت کا لفظ جو نکلا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو بیچ دینا۔ جب آپ نے اپنے آپ کو اس زمانے کے امام کے ہاتھ بیچ دیا ہے تو پھر اپنے تمام جذبات اور خیالات کو اس شخص کے تابع کریں جس نے آپ کو خریدا ہے۔ اور جس نے خریدا ہے، اُس نے آپ کو خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے خریدا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو کر وہ تحفہ بنیں جو خدا تعالیٰ کو پیش کرنے کے لائق ہو۔ ورنہ، جیسا کہ مَیں نے کل خطبے میں بھی کہا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس سنایا تھا کہ جو خدا تعالیٰ کو پیش کرنے کے لائق چیز نہیں ہوگی وہ ردّی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی، وہ ردّ کر دی جائے گی۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398) پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر اپنے آپ کو کارآمد تحفہ بنانا ہے، اپنی نسلوں کو کارآمد تحفہ بنانا ہے، بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو اپنے نفس کی قربانیاں دینی ہوں گی، اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ تمام وہ اعمال بجالانے ہوں گے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

ہر احمدی عورت اور بچی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے اعمال صرف اس پر ہی اثر انداز نہیں ہو رہے ہوتے بلکہ آئندہ نسلوں کی اُٹھان بھی ان کے عمل کے زیرِ اثر ہو رہی ہوتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم میں عورت کا کردار قوم کو بنانے میں انتہائی اہم ہے۔ اگر عورتیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے والیاں ہوں گی تو اپنی اولادوں کی صحیح نگرانی کریں گی۔ اگر عورتیں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں گی تو اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف بھی توجہ دینے والی ہوں گی۔ لیکن ایک احمدی عورت کی ذمہ

ارشاد حضرت امیر المومنین
”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)
طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین
”زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)
طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

داری صرف دنیاوی معاملات میں اپنے گھروں کی یا اپنے بچوں کی نگرانی کرنا اور تعلیم کا خیال رکھنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک احمدی عورت کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ احمدی عورت نے اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنے گھر اور خاوند کے گھر کی نگرانی کرنی ہے۔ اپنی اولاد کی دنیاوی تعلیم و تربیت کا خیال بھی رکھنا ہے۔ اپنی اولاد کی اسلامی اخلاق کے مطابق تربیت بھی کرنی ہے۔ اپنی اولاد کی روحانی تربیت بھی کرنی ہے۔ اور ان تمام تربیتی امور کو اپنی اولاد میں رائج کرنے کیلئے، ان کے ذہنوں میں راسخ کرنے کیلئے اپنے پاک نمونے قائم کرنے ہیں۔ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھال کر عبادت اور دوسرے اعمالِ صالحہ بجا لانے کے نمونے اپنی اولاد کے سامنے رکھنے ہیں۔ تبھی ایک احمدی عورت اپنے خاوند کے گھر کی صحیح نگران کہلا سکتی ہے۔ تبھی ایک احمدی ماں اپنی اولاد کی تربیت کا حق ادا کر سکتی ہے ورنہ اس کے قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے کبھی اولاد صحیح تربیت نہیں پا سکتی۔ ایک عمر تک تو اولاد اپنے ماں باپ کے زیرِ اثر رہے گی۔ ماں باپ کی زندگیوں میں دو عملی کی حالت دیکھ کر صرف چڑچڑاہٹ کا اظہار کرتی رہے گی۔ اس سے آگے بڑھنے کی عموماً کوشش نہیں ہوتی۔ لیکن جب اپنے ماں باپ کی حالت دیکھتے ہیں کہ کہہ کچھ رہے ہیں، کر کچھ رہے ہیں۔ اپنے لئے اَور اصول ہیں اور ہمارے لئے اَور اصول ہیں تو یہیں ان مغربی ممالک میں بعض بچے یہاں بچوں کے حقوق کے اداروں میں یا پولیس کو کہہ کر بچوں کے ہوسٹل میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اکثریت ایک عمر تک برداشت کرتی ہے، اور جب بلوغت کو پہنچتے ہیں تو بعض لڑکے اور لڑکیاں آزاد زندگی گزارنے کیلئے گھر چھوڑ دیتے ہیں اور اس معاشرہ کے زیرِ اثر جب اس قسم کے اِکّا دُکّا واقعات احمدی گھرانوں میں بھی ہوتے ہیں تو پھر ماں باپ پریشان ہوتے ہیں۔ بعض پھر اپنی عزت بچانے کے لئے بچوں سے کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے تم جو چاہے کرو لیکن گھر میں آ کر رہو، جو بیہودگیاں کرنی ہیں گھر میں رہ کر کرو۔ ہماری عزت کا خیال رکھو۔ گھر سے باہر نہ جاؤ۔ ہمارے عزیزوں کے سامنے ہمیں رسوا نہ کرو۔ ہمارے ملنے جلنے والوں کے سامنے ہمیں رسوا نہ کرو۔ جماعت کے سامنے ہمیں ذلیل و رسوا نہ کرو۔ گویا کہ ایک قسم کا compromise ہو رہا ہوتا ہے کہ وہی بیہودگیاں گھروں میں رہ کر بھی جاری رکھ سکتے ہو یا گھر میں رہو اور جتنی مرضی باہر جا کے بیہودگیاں کر کے پھر واپس آ جاؤ۔ تو ان بگڑے ہوئے بچوں کا اثر پھر گھر کے دوسرے بچوں پر بھی پڑ رہا ہوتا ہے۔ اور عموماً اس کی بنیادی وجہ ماں یا باپ کے اپنے عملی نمونوں اور اپنے قول میں فرق ہوتا ہے۔

بعض ماں باپ اس بات کو معمولی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ نمازیں نہ پڑھیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ قرآن نہ پڑھا تو کیا فرق پڑتا ہے۔ جماعتی کارکنان اور عہدیداران کے متعلق گھر میں بیٹھ کر بچوں کے سامنے باتیں کر لیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ رشتوں کے تقدس کا خیال نہ رکھا اور بچوں کے سامنے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، نانا، نانی، دادا، دادی کے متعلق باتیں کر دیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ جب گھروں کے جھگڑے چل رہے ہوتے ہیں تو اس طرح کی باتیں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ حالانکہ یہی باتیں ہیں جو رشتے داروں کے متعلق کی جائیں، جماعتی خدمتگاروں کے متعلق کی جائیں تو بچوں کے ذہنوں سے پھر احترام ختم کر دیتی ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو نمازوں اور قرآن پر توجہ میں کمی پیدا کرتی ہیں اور پھر بچوں کو بے دین بنا دیتی ہیں۔ مجھے ملنے بھی جو بعض خاندان آتے ہیں تو جن کے ماں باپ کا جماعتی تعلق مضبوط ہوتا ہے، ان کے بچوں کے چہروں سے تأثر مل رہا ہوتا ہے، جو بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ایک پیار اور محبت ٹپک رہی ہوتی ہے ان بچوں سے بھی اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ بچوں کے حلیے سے، ان کے رویّہ سے پتا لگ رہا ہوتا ہے کہ یہ لڑکا یا لڑکی جو اَب جوانی میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں، اس بیچارے کو زبردستی واسطے دے کر ملوانے لایا گیا ہے ورنہ اُسے ملاقات کا کوئی شوق نہیں تھا، کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

بعض مائیں تو کوشش کرتی ہیں لیکن باپ گھر کے فرائض اور حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اس لئے بچے بگڑ جاتے ہیں۔ مائیں رو رو کر بتاتی ہیں کہ انہوں نے لڑکے اور لڑکی کو کہا کہ ملاقات کے لئے آئیں لیکن آنے سے انکاری ہیں، ماحول کے زیرِ اثر ہو گئے ہیں۔ تو تربیت کے لئے بچوں کی ابتدائی زندگی میں ماؤں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر شروع سے ہی تعلق ماں نے بچے کے ساتھ جوڑ لیا ہے اور دعاؤں کے ساتھ اور اپنے نیک عمل کے ساتھ تربیت کر رہی ہے تو اگر باپ بگڑا بھی ہوا ہے تو کچھ نہ کچھ بچت ہو جاتی ہے۔

بچے کو بچپن سے لاڈ پیار میں بگاڑنا نہیں چاہیے۔ اس وقت اس کے دل میں نظام جماعت کی محبت اور خدا تعالیٰ کی محبت ڈالنی چاہیے۔ اس وقت اپنے عمل سے اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے بچے کی تربیت پر بہت زور دینا چاہیے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اپنی زندگی کو ایک احمدی عورت کو صرف اپنی زندگی نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جہاں مَیں نے اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے اعمال درست کرنے ہیں وہاں اپنی نسلوں کو جو ملک اور جماعت کی امانت ہیں، ایسے رنگ میں پروان چڑھانا ہے جہاں ان کا خدا سے تعلق پیدا ہو جائے اور دنیا کی لغویات سے نفرت پیدا ہو جائے۔ ہر احمدی عورت کو، ہر احمدی مرد کو، ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ہم کیوں احمدی ہیں اور ہمیں کیوں اپنی نسلوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کی تعلیم کو جاری رکھنا ہے۔ ہر وقت یہ پیشِ نظر رہے کہ اس فساد کے زمانے میں، جب دنیا دین سے دُور ہٹ رہی ہے، ہم کس طرح اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو دین کے قریب لا سکتے ہیں۔

پس جب یہ سوچ پیدا ہو گی تو پھر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے والوں میں شمار ہوں گی۔ پس ہر احمدی عورت جو اپنا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے رکھنا چاہتی ہے، صرف سرسری تعلق نہیں بلکہ وہ تعلق جو اللہ تعالیٰ کے دفتر میں بھی آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار کرے تو پھر بہت توجہ سے پہلے اپنی حالتوں پر نظر ڈالتے ہوئے اُس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اپنی مرضی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی کے تابع کریں تا کہ اُن انعاموں کی وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کیلئے کیا ہے۔ آپ اپنی مرضی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی کے تابع کس طرح کر سکتی ہیں؟ اُس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جو تعلیم اتاری ہے اور جو احکامات دیئے ہیں ان پر عمل کر کے۔ جیسا کہ پہلے بتایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 26)

پس آج اگر اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو دنیا کے فتنہ و فساد سے بچانا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ جو احکامات اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ کریم میں بتائے ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والی ہوں تا کہ اپنی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے سپرد جماعت کی امانتوں کی بھی صحیح رنگ میں حفاظت کرتے ہوئے، ان کو بھی خدا تعالیٰ کے احکامات کا فہم حاصل کرنے اور ان کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کا ذریعہ بنیں۔

پس اس سوچ کے ساتھ قرآن کے احکامات کی تلاش کریں۔ جب ایک جستجو کے ساتھ، ایک لگن کے ساتھ اس کوشش میں مصروف ہوں گی کہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتا کر کے، ان پر عمل کرنے والی بنوں تو پھر ہی آپ حقیقی مومنات کہلائیں گی اور حقیقی مومن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے پر فرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ مومن کی مَیں مدد کرتا ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہی ہے جو آپ کی اولادوں کو نیکیوں پر قائم رکھے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی مدد ہی ہے جس سے آپ کی اولادیں آپ کیلئے دعائیں کرنے والی ہوں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی مدد اور فضل ہی ہے جس سے آپ کی اولاد جماعت سے مضبوط تعلق جوڑنے والی ہو گی اور آپ کیلئے، آپ کے خاندان کیلئے اور جماعت کیلئے مفید وجود بنے گی۔

پس ایمان کے یہ معیار حاصل کرنے کے لئے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی مدد اپنے پر فرض کی ہے تو اس کے لئے ایک مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے۔ سب محبتوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ پس جب یہ صورت پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اس کی عبادت میں بڑھنے کی کوشش کریں گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی کوشش کریں گی تو پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور مدد فرماتا ہے اور آپ کی اولاد کو آپ کے لئے قرّۃ العین بنائے گا۔ اور آپ کی دعا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:75) کو قبول فرماتے ہوئے نیک صالح اولاد عطا فرمائے گا جو قرّۃ العین ہو۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ شرط یہی ہے کہ آپ کی عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والی ہوں، تو پھر آپ کی نیک تربیت کو پھل لگیں گے۔ آپ کی زندگی میں بھی آپ کی اولاد آپ کی نیک نامی کا باعث بن رہی ہو گی اور مرنے کے بعد بھی اولاد کی نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرما رہا ہو گا۔ ہر وہ نیک عمل جو آپ کی اولاد کرے گی، آپ کے کھاتے میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق شمار کرے گا۔ بچوں کو دعائیں جو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں وہ اسی لئے ہیں۔ ایک دعا ہے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل: 25) کہ اے میرے ربّ! اُن پر مہربانی فرما کیونکہ اُنہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ یقیناً یہ دعا انہی بچوں کے منہ سے نکلے گی جن کا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق ہو گا، جو عبادتوں کی اہمیت سمجھتے ہوں گے، جو نیک اعمال کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔ نیک اعمال کر کے ہی اُنہیں خیال آئے گا کہ میرے ربّ کے بعد میرے والدین کا مجھ پر احسان ہے، میری ماں کا مجھ پر احسان ہے، میرے باپ کا مجھ پر احسان ہے جنہوں نے میری نیک تربیت کی۔ میری ایسے رنگ میں پرورش کی کہ مجھے میرے خدا سے ایک زندہ تعلق پیدا کروا دیا۔ میری اس رنگ میں پرورش کی مجھے جماعت کے لئے خدمت کا موقع عطا فرمایا۔ سوچیں ذرا جو واقفینِ نَو بچے اور بچیاں خدمتِ دین پر کمربستہ ہوں گے، ایک قربانی کے جذبے سے دین کی خدمت کر رہے ہوں گے۔ اُس وقت ان کے دل میں جہاں اپنے ربّ کے لئے شکر کے جذبات کا اظہار ہو رہا ہو گا، وہاں اپنے والدین کے لئے بھی دل سے دعائیں نکل رہی ہوں گی کہ اے خدا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تُو نے مجھے ایسے والدین عطا فرمائے جنہوں نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے ہمیں خدمتِ دین کے لئے وقف کیا۔ پس اے خدا میرے

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

ایسے والدین پر اس دنیا میں بھی رحمتوں اور فضلوں کی بارش برسادے اور اگلے جہان میں بھی ان سے وہ پیار کا سلوک کر جو تُو اپنے پیاروں سے کرتا ہے۔

پس یہ دعا جو ہمارے پیارے خدا نے ہمیں اپنے والدین کے لئے سکھائی ہے تو یقینا اس کی بہت اہمیت ہے۔ یقینا قبولیت کا درجہ دینے کے لئے دعا سکھائی ہے۔ یقینا ماں باپ کو ان کے بچوں کی تربیت پر ان کو ایک اعلیٰ سرٹیفکیٹ دینے کے لئے دعا سکھائی ہے کہ اے بچو! تم اپنے ایسے نیک ماں باپ کا احسان نہیں اتار سکتے ہو، ان کا شکر ادا کر سکتے ہو اور اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہمیشہ جب بھی کوئی نیک کام کرو، اپنے ماں باپ کو یاد رکھتے ہوئے، میرے سے ان کے لئے رحم کی دعا مانگو۔ مَیں اُن کے درجات کو بڑھاتا چلا جاؤں گا۔

ایک حدیث میں ہے جو پہلے بھی میں نے ذکر کیا کہ ماں گھر کی نگران ہونے کی وجہ سے، اپنے اور اپنے خاوند کے بچوں کی نگران ہوتی ہے اور اگر صحیح نگرانی نہیں کر رہی تو اس کی وجہ سے وہ پوچھی جائے گی۔ (صحیح البخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا حدیث 5200) تو جن ماؤں نے نیک اولاد پیدا کی ہے وہ ہر وقت اللہ کے پیار کی نظر کے نیچے بھی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ نہ کرنے پر تو سزا دے اور پوچھے اور اگر اچھا کام کوئی کرے تو خاموش بیٹھا رہے۔ اللہ تعالیٰ تو ایسا دِیالُو ہے جو کئی گنا کسی عمل کی جزا دیتا ہے۔ پس اس خدا سے جہاں خود بھی تعلق جوڑیں، وہاں اپنے بچوں کا بھی تعلق جڑوائیں۔

یاد رکھیں مائیں ہی ہیں جو بچوں کی قسمت بدلا کرتی ہیں بلکہ بچوں کے زیر اثر دوسروں کی قسمت بھی بدل جاتی ہے۔ عورت ہی ہے جو ولی اللہ بھی پیدا کرتی ہے اور ڈاکو بھی پیدا کرتی ہے۔ دیکھیں وہ ماں ہی تھی جس نے اپنے معصوم بچے کو سفر پر بھیجتے ہوئے یہ نصیحت کی تھی کہ بچے جو چاہے حالات گزر جائیں جھوٹ نہ بولنا۔ جب ڈاکو نے بچے کو گھیرا اور اس سے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے تو اس نے صاف صاف بتا دیا کہ اسّی (80) اشرفیاں میری قمیص کے اندر سلی ہوئی ہیں۔ ڈاکوؤں کے سردار نے کہا تم ہم سے چھپا سکتے تھے کیونکہ ہم تمہیں بچہ سمجھ کر یہ توقع نہیں رکھتے تھے کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہوگا۔ لیکن بچے نے اُس نیک ماں کی تربیت کی وجہ سے کیا خوبصورت جواب دیا کہ میری ماں نے کہا تھا کہ بچے کبھی جھوٹ نہ بولنا، اگر آج پہلے امتحان پر ہی میں جھوٹ بولنے والا بن گیا تو میری ماں نے جو مجھ پر محنت کی ہے اُسے ضائع کرنے والا بنوں گا۔ یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار دھاڑیں مار مار کر رونے لگا اور توبہ کر کے اللہ کے عبادتگزاروں میں بن گیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 370۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور پھر وہ بھی ماں تھی جس نے اپنے بچے کی ہر بُرائی نہ صرف چھپائی بلکہ ہر بُرائی کے بعد کہہ دیا کرتی تھی کہ بچے کوئی بات نہیں لیکن لوگوں سے ذرا بچ کے رہنا کہیں تمہیں پکڑوا نہ دیں۔ اور یہی بُرائیاں کرنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ وہ بچہ ڈاکو اور قاتل بن گیا۔ آخر پکڑا گیا اور پھانسی کی سزا ہوئی اور جب اس سے اُس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اُس نے کہا کہ میری ماں کو مجھ سے علیحدگی میں ملوا دو۔ اور جب ماں قریب آئی تو اس نے کہا کہ ماں میری آخری خواہش یہ ہے کہ میں تیری زبان پہ پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ماں نے جب زبان نکالی تو بچے نے زبان کاٹ لی، دو ٹکڑے کر دیئے، اتنی زور سے کاٹا۔ ماں نے شور مچا دیا تو اس ڈاکو نے کہا کہ اگر تو بچپن میں میری نیک تربیت کرتی تو آج میں اس حال کو نہ پہنچتا اور پھانسی پر نہ چڑھتا۔ تو نیک تربیت نہ کرنے سے اس ماں نے اپنی زبان بھی کٹوائی اور بچہ بھی اپنے سامنے مرتے دیکھا۔ اپنے لئے رحم کی دعا کرنے والا بھی پیچھے نہ چھوڑ سکی اور وہ بچہ جس نے ڈاکوؤں کی بھی کایا پلٹ دی تھی وہ یقینا ان لوگوں کی دعاؤں سے بھی حصہ لینے والی بنی ہوگی جن کی زندگی میں ایک انقلاب اُس بچے نے پیدا کر دیا تھا۔ پس ماں ہی ہے چاہے تو ولی اللہ بنا دے، چاہے تو قاتل۔

پس اپنی اہمیت کو سمجھیں کہ عورت کی عبادتگزاری اور نیک اعمال جو ہیں یہی نئی نسلوں کے نیکیوں پر قائم رہنے اور دین و دنیا میں سرخرو ہونے کی ضمانت ہیں جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ اللہ کے فضلوں کی وارث بنتی چلی جائیں گی۔ اور اس اہمیت کو بھی ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں کہ عورت کے نیک اعمال اور ترقی سے دین کی ترقی ہے۔

ایک حصہ جماعت کا بلکہ بڑا حصہ جماعت کا عورتوں پر مشتمل ہے۔ پس اپنی عبادتوں، نیک اعمال اور اولاد کی نیک تربیت کے ذریعے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے جماعت کی ترقی اور نیک نامی کا باعث بنی رہیں۔ جب نصیحت کی جائے، جب اللہ تعالیٰ کی احکام کے حوالے سے بات کی جائے تو اس پر ہمیشہ کان دھریں۔ آخرین کی پہلوں سے ملانے کی جو خوشخبری دی گئی تھی اس سے فیض صرف وہی پائیں گے جو اپنے اعمال بھی اُن کی طرح ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ اُن نمونوں پر چلیں گے جو صحابہ اور صحابیات نے دکھائے تھے۔ جن کو اگر یہ آواز پہنچی کہ بیٹھ جاؤ تو مسجد سے باہر ہی بیٹھ کر گھسٹنا شروع کر دیا کہ کہیں یہ حکم سب کے لئے نہ ہو اور زندگی کا بھروسہ نہیں۔ اگر مَیں اس دوران مر گیا تو نافرمان ہو کر نہ مروں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الامام یکلم الرجل......حدیث 1091)

عبادتوں کی بات ہوتی تھی تو عورتیں مردوں سے پیچھے نہ رہتی تھیں۔ جان کی قربانی کی بات ہوئی تو اپنے بچوں کو جان کے نذرانے پیش کرنے کیلئے عورتوں نے پیش کر دیا۔ اِس زمانہ میں بھی ایسی عورتیں ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں بھی ایسی عورتیں تھیں جنہوں نے اپنے بچوں کو قربان کرنے کیلئے جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ پس آپ لوگ بھی جب کوئی حکم ہو، جب کوئی نصیحت ہو، جب کوئی توجہ دلائی جائے تو تاویلیں پیش نہ کریں، بہانے تلاش نہ کریں بلکہ جو حکم ملا ہے اُس پر عمل کریں تب ہی کامل اطاعت گزار کہلائیں گی، تب ہی یہ فکر رکھنے والی کہلائیں گی کہ کہیں کسی حکم پر عمل نہ کر کے میں نافرمان نہ بن جاؤں۔

پس ان ملکوں میں رہ کر جہاں آپ کے مالی حالات بہتر ہوئے ہیں اس سوچ کے ساتھ زندگی گزاریں کہ اللہ کی شکرگزار بندی بنتے ہوئے میں نے اپنی زندگی نفرت سے پاک اور عاجزی سے گزارنی ہے۔ میں نے اپنی زندگی دکھاوے اور تصنع سے پاک اور سادگی سے گزارنی ہے۔ مَیں نے اپنی زندگی چالاکیوں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گزارنی ہے۔ جب یہ ارادہ کریں گی تو تبھی آپ کی نسلوں کی نیکیوں پر قائم رہنے کی ضمانت بھی ملے گی۔

پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سنو اور مانو اور ان لوگوں کی طرح کبھی نہ بنو جو اللہ کی نصائح سن کر پھر منہ دوسری طرف پھیر لیتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والی بنے، خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے والی بنے اور اپنی اولاد کو بھی اپنی انتہائی کوشش اور دعا سے جماعت اور خلافت سے ہمیشہ چمٹے رہنے والا بنائے رکھے۔ آمین۔ (اب دعا کریں)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2017)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

خدا اِس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ اٹلی منعقدہ 12 تا 14 رمئی 2017

جماعت احمدیہ اٹلی کو مورخہ 12 تا 14 مئی 2017ء کو اپنا گیارھواں جلسہ سالانہ بیت التوحید بولونیا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ابراہیم اخلف صاحب کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ جلسہ کا آغاز 5 بجے پرچم کشائی سے ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم عبدالفاطر ملک صاحب نیشنل صدر جماعت اٹلی نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ میں شمولیت کی اہمیت اور حضرت مسیح موعودؑ کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعاؤں کے بارہ میں خطاب کیا۔ بعدہ مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ دوسرے دن ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم بشیر توماسی صاحب صدر جماعت پارما اور مکرم رانا نصیر صاحب صدر مجلس انصار اللہ اٹلی نے تقریر کی۔ کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد شام سوا تین بجے جلسے کے تیسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس میں تلاوت اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ شام 6 بجے اُردو اور اطالوی زبان میں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ تیسرے دن کے اجلاس کی صدارت مکرم ابراہیم اخلف صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مہمانوں نے اپنے تأثرات پیش کئے۔ بعدازاں مکرم عبدالفاطر صاحب صدر جماعت اٹلی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اٹلی کے جلسہ کے لئے بھیجا گیا پیغام پڑھا۔ اختتامی اجلاس مکرم ابراہیم اخلف صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ آپ نے انگلش زبان میں تقریر کی۔ بعدہ ایک فارسی نظم پڑھی گئی اور اس کے بعد افریقن دوستوں نے ترانے پڑھے۔ جلسے کی تمام کارروائی کو چار زبانوں میں رواں ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ جلسہ کی حاضری 317 رہی۔ حضور انور کے پیغام کا مکمل متن اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 16 رجون 2017 کے شکریہ کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ اٹلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ اٹلی کو 12 تا 14 مئی 2017ء اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی روحانی برکات سے ہر فردِ جماعت کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام شاملینِ جلسہ اپنے اندر نیک اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے والے ہوں۔ یاد رکھیں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کا قیام اس لئے فرمایا ہے کہ اس میں داخل ہونے والے اپنے اخلاق اور اعمال اور تقویٰ میں ترقی کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ان کو حاصل ہو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”خدا اِس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا۔“

(روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 78)

سیدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد بندوں کے حقوق کو قائم کرنا تھا۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ایک دوسرے کے حقوق ادا نہیں کریں گے تو نہ ہی خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق قائم ہو سکتا ہے اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ نہ ہی دین سے۔ اس لئے ہر شخص کو ہر روز اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے کہ وہ کہاں تک اپنے بھائیوں کا خیال رکھتا ہے اور باہمی اخوت اور محبت کا معیار کیا ہے۔ یاد رکھیں باہمی اتحاد و محبت سے ہی جماعت کی طاقت ہے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو اور اسکی اطاعت میں واپس آجاؤ...... ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔“

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 266 تا 268)

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور آپ کو یہ سعادت بخشی ہے کہ آپ نے خلافت کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ یاد رکھیں کہ زبانی بیعت کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ بیعت آپ پر بہت سی ذمہ داریاں ڈالتی ہے۔ خلافت سے فیض پانے کی راہ یہ ہے کہ اس سے گہرا تعلق پیدا ہو۔ ہر احمدی خلافت کا مطیع اور فرمانبردار ہو۔ اور پھر خیال بھی ہو کہ یہ تعلق یہیں ٹھہر نہ جائے بلکہ اس میں ہر روز پہلے سے بڑھ کر مضبوطی آنی چاہئے اور اس میں اس قدر مضبوطی ہو اور اس کے معیار اتنے اعلیٰ ہوں کہ اس کے مقابل پر تمام دنیاوی رشتے، تعلق، دوستیاں ہیچ ثابت ہوں۔ یاد رکھیں کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں جو حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب سب کچھ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے دیا ہے اور اب صرف ان کے احکامات کی پیروی کرنی ہے اور آپ کے بعد چونکہ نظامِ خلافت قائم ہے، اس لئے اب آپ کا کام ہے کہ خلیفۂ وقت کے احکامات کی، ہدایت کی پیروی کریں اور اس سے تعلق میں ترقی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اطاعت کے اعلیٰ معیار عطا فرمائے جو حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کر کے ہی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان سب باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ اللہ آپ کو حقیقی معنوں میں خلافت احمدیہ کا معین و مددگار بنائے۔ اللہ آپ کو آپس میں پیار و محبت عطا فرمائے اور غیروں کے سامنے اپنے نیک نمونے پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

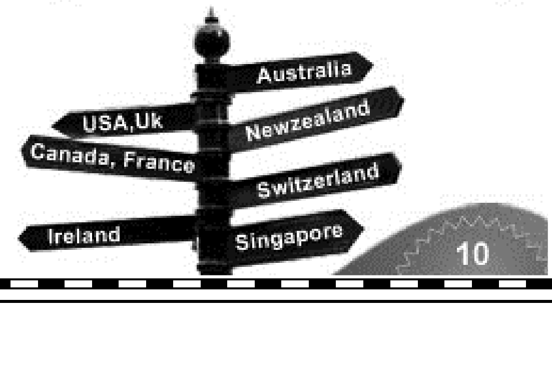

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ

مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب ربوہ کا ذکر خیر

(منیر احمد باجوہ، ربوہ حال مقیم ہمبرگ جرمنی)

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کے ہاں مورخہ 31 جنوری 1934 کو فیروز پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق مندرانی بلوچ قبیلہ سے تھا۔ تقسیم ہند کے بعد ربوہ کے قریب احمد نگر میں آباد ہوئے۔ عملی زندگی کا آغاز یونین کونسل کے سیکرٹری کی حیثیت سے کیا لیکن اپنی دور رس فراست اور بالغ نظری کی بدولت علاقے بھر کی معروف اور با اثر شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے ہر خاص و عام آپ کو بجائے سیکرٹری کے 'ناصر چیئر مین' کے طور پر یاد کرتا تھا۔

طویل عرصہ تک آپ نے پہلے قائد خدام الاحمدیہ اور بعدہٗ صدر جماعت کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد گرامی نے جس چاہت کا اظہار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے باپ کی دعا بعینہٖ بیٹے کے حق میں قبول فرمائی۔ آپ کے والد محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی طرف سے اخبار الفضل قادیان میں مورخہ 6 مارچ 1934ء کو یہ اعلان شائع ہوا کہ 31 جنوری 1934ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناصر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر اور نیک و صالح نافع الناس بننے کی دعا کریں۔

آپ کی ساری زندگی عوام الناس کے کام آنے میں گزری۔ کسی کو دکھ میں مبتلا دیکھتے تو خود دکھی ہو جاتے اور ہر ممکن اس کی مدد کرتے اور کسی کے کام آکر جو دلی راحت اور قلبی بشاشت آپ کو نصیب ہوتی اس کے نمایاں آثار آپ کے چہرے کے تبسم سے عیاں ہوتے تھے۔ اس دور کے موعود مصلح نے جس فراست سے آپ کا بامعنی نام عطا فرمایا تھا آپ نے کمال سعادت مندی سے اس نام کی معنوی لحاظ سے بھی لاج رکھتے ہوئے واقعتاً 'ناصر' بن کے دکھایا اور اسم بامسمّٰی ثابت ہوئے۔ آپ کے والد محترم جو کئی زبانوں کے قادر الکلام شاعر تھے، اپنے فن پر کوئی ناز نہیں تھا اپنی کسر نفسی کے متعلق یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

خواب غفلت میں ہی اپنی عمر ساری کٹ گئی
صاف ہے اے محتسب اپنا حساب زندگی

اپنے والد محترم سے ادبی ذوق میں بھی وافر حصہ پایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق اپنی یادوں کو الفضل میں شائع کروایا۔ آپ کے والد محترم کے متعلق لکھے گئے مضامین الفضل میں پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

تہجد گزار، صوم صلوٰۃ کے پابند، حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے والے تھے۔ ان ساری نیکیوں کا فیض وعرفان آپ آستانہ خلافت کی دہلیز پر اطاعت سے سر جھکا کر حاصل کرتے اور اس دولت سے ساری عمر اپنے کاسۂ گدائی کو مالا مال رکھا۔ اس کے علاوہ دنیا کی کسی اور جاہ وحشمت کو کبھی خاطر میں نہ لاتے۔ رفاہ عامہ کے ہر کام کا آغاز بھی دربار خلافت کی بے پناہ شفقت سے کرتے اور اس کی انتہا بھی اسی کی دربانی پر موقوف ہوتی۔ طبیعت میں کبھی خودنمائی، گھمنڈ نہیں آیا خواہ کتنا ہی کٹھن معاملہ طے کروا کے آئے ہوں۔

آپ کے والد کی تمام تمنائیں آپ کے وجود میں پوری ہوئیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہونے والی دعاؤں میں سے باپ کی بیٹے کے حق میں کی گئی دعا ہے۔ اس دعا کی قبولیت کو زمانے نے مکرم ناصر احمد ظفرؔ صاحب کے حق میں پورا ہوتا ہوا دیکھا ہے۔ اور بعض حسرتیں بھی ربّ رحیم کے حضور قبولیت کے لئے دعا کا ہی مقام پا جاتی ہیں کہ ابھی حسرت ایک ہُوک بن کر سینے میں مچل رہی ہوتی ہے اُدھر اُس کی رحمتِ بے پایاں اسے شرفِ قبولیت بخش دیتی ہے۔ آپ کی زندگی کا منتہا وعروج دربارِ خلافت کی دربانی تھا۔ یہی آپ کی پہچان تھی اور یہی آپ کے پاس تعویذ تھا جس کے ساتھ آپ کی زندگی کے تار جڑے ہوئے تھے۔ اس سے ایک لمحہ اِدھر اُدھر یا کوتاہی کو وہ اپنی موت سمجھتے تھے۔ امامِ وقت کے ہر اشارے پر سر جھکانا اپنے ایمان کا جزو سمجھتے تھے اور ہر حکم کی بجا آوری کے لئے رات دن ایک کر دینا۔ اپنے آرام و آسائش اور آندھی اور طوفان کی پرواہ کئے بغیر صرف ایک ہی دُھن کہ جتنی جلد ممکن ہو میرے آقا کا فرمان پورا ہو۔ اس ارشاد کی تعمیل و تکمیل کے بعد روح و بدن اس قدر بشاش ہو جاتے گویا دونوں جہان کی دولتیں سمٹ کر جھولی میں آ گئی ہوں۔ سچ بھی تو یہی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کی دولتیں اسی خلافت کے در سے وابستہ کر دی ہیں۔

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب جس علاقہ میں رہتے تھے اس کے گردونواح میں بڑے بڑے جاگیردار، سرمایہ دار، ممبران اسمبلی اور وڈیروں کی جاگیریں تھیں۔ ان علاقوں میں آپ کی ملازمت کے سلسلہ میں تقرری ہوئی تھی۔ لیکن آپ نے اپنی حکمت اور دانائی، فراست اور خودداری سے اس علاقہ میں بہت اچھا اور نیک اثر و رسوخ قائم کر رکھا تھا۔ کبھی کسی کی جاگیر اور دولت یا سیاسی رکھ رکھاؤ سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ ہی کسی وڈیرے کے تعلقات پر ناز اور فخر تھا۔ آپ خود تو جاگیردار اور سرمایہ دار نہیں تھے لیکن اس کے برعکس ان جاگیروں کے مالکان آپ کے گرویدہ اور مرید تھے۔ ان کی نگاہیں اپنے مسائل کے حل کے لیے آپ کو ڈھونڈا کرتی تھیں۔ 1970ء میں بھٹو صاحب نے رجوعہ کا دورہ کیا۔ رجوعہ جاگیرداروں اور سیاستدانوں کا قصبہ بلکہ علاقہ ہے۔ رئیس رجوعہ سردارزادہ غلام محمد شاہ صاحب کا خط ناصر ظفر صاحب کو آیا کہ ہم نے بھٹو سے آپ کی ملاقات کا بھی وقت لے لیا ہے۔ اس لیے آپ اس تقریب میں ضرور شامل ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں آپ کی دعوت اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ اگر آپ میرا تعارف مسٹر بھٹو سے احمدیت کے ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے کروائیں اس کے علاوہ مجھے اور کسی تعارف کی ضرورت نہیں۔ اول و آخر میری یہی پہچان ہو کہ میں احمدیت کا ایک ادنیٰ کارکن ہوں۔ چنانچہ آپ کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے آپ کی یہ شرط مان لی گئی اور آپ کی منشا کے مطابق ہی اس شاہانہ تقریب میں آپ کا تعارف کروایا گیا۔ لیکن کبھی بڑے لوگوں سے تعلقات کا کسی ذاتی مفاد یا لالچ کی خاطر غلط استعمال نہیں کیا۔ نہ ہی اسے وجۂ شہرت وعزت قرار دیا۔ غریب آپ کے ممنون احسان اور وڈیرے آپ کے گرد منڈلاتے تھے۔ پولیس تھانہ کچہری میں لوگوں کے کام کرواتے اور ہمہ وقت ناصر بن کر خدمت بجالاتے۔ نہایت زیرک اور معاملہ فہم تھے۔ بلا کے متحمل مزاج تھے۔ پہلے نظارت امور عامہ میں اور پھر صدر عمومی صاحب کے دفتر میں باقاعدہ کارکن کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ پولیس سے معاملہ نپٹانے کے وقت جب سرکاری افسران کہتے کہ یہ مان لو اور اس معاملہ کو اسی طرح حل کر لیں تو بڑی دلیری سے کہتے کہ میں مرکز کی منظوری سے کوئی فیصلہ کروں گا۔ میں از خود ہاں یا نہ نہیں کہہ سکتا۔

سرکاری ملازمت اور پولیس اور وڈیروں سے تعلقات رکھنے میں ہزاروں خدشات ہوتے ہیں کہ کہیں اثر و رسوخ کا غلط استعمال، سرکاری فنڈز میں ردّوبدل یا بے راہ روی کے باعث زمانے کی انگلیاں اٹھتی ہیں لیکن آپ کا دامن ہمیشہ ان داغوں سے پاک و صاف رہا۔

فریقین کے جھگڑے نپٹاتے وقت ہمیشہ یہ پہلو مد نظر رہا کہ میرے فیصلہ سے کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کسی بھی فریق کا بے جا دل نہ دکھے۔ لیکن خدمت کے اس میدان میں تلخیاں بھی سہنی پڑتیں اور فریقین کے تیز وتند جملے بھی سننے پڑتے۔ مگر بڑی سے بڑی آزمائش بھی آپ کے چہرہ پر پریشانی کے آثار پیدا نہ کر سکتی۔ مسائل کے بڑے سے بڑے طوفان کا آپ نے ہمیشہ مسکراتے چہرہ کے ساتھ مقابلہ کیا اور ماتھے پر کبھی بل نہیں آنے دیا۔ زندگی کے آخری مہینوں میں آپ نے مکرم ناظر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں درخواست دی کہ میں بغیر وظیفہ کے خدمات بجالانا چاہتا ہوں۔ آپ کی یہ درخواست آپ کے لیے دعاؤں کا خزانہ بنی اور منظور کر لی گئی۔

جماعت احمدیہ کے خلاف بدنام زمانہ قوانین کے تحت آپ کے خلاف بھی مقدمات قائم ہوئے۔ دس سال تک تاریخیں بھگتنے کی بھی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں لیکن ہر تاریخ پر آپ کے چہرے پر بجائے ملال کے ایک نیا اور روشن تبسم ہی اُبھرتا ہوا دکھائی دیتا۔

ایک دفعہ آپ اپنے بچوں اور بھائی کے پاس جرمنی آئے۔ وفا شعار بچوں اور بھائی نے آپ کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ کی راہوں میں وہ آنکھیں بچھائے ہوئے تھے۔ ویزا کی میعاد بھی ابھی باقی تھی لیکن مرکز ربوہ کی محبت ان ساری محبتوں پر غالب رہی اور بڑے اصرار کے ساتھ واپس چلے گئے کہ یہاں سب سے مل لیا ہے اب ربوہ کے بغیر زیادہ دیر نہیں رہا جاتا۔

آپ کی مرکز سے جدائی بے تابی و بے قراری کو دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وہ اشعار یاد آ رہے تھے کہ

ایشیاء و یورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگ ہائے قادیاں
آہ! کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیلِ مرام
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

آپ کی طرح آپکے بچے اور بھائی بھی بڑی وفا کے ساتھ جماعت کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ خدمت کے اس میدان میں جو کہکشائیں آپ نے بنائی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو بھی ان کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ یہ تمام تر سعادتیں خلافت سے وابستگی کی بدولت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اور بھی مضبوط بناتا چلا جائے۔ آمین۔

مرکز سے محبت کی وجہ سے آپ نے اپنے مسکن احمد نگر کو خیر باد کہا اور ربوہ میں گھر بنا کر وہیں آباد ہو گئے۔ چند روز شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 12 ستمبر 2011 کو آخری بلاوے کے ساتھ مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

خلافت سے آپ کو بے حد پیار تھا۔ جان سے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال محبت وشفقت سے اپنے اس فدائی جاں نثار دیرینہ خادم کا بڑے ہی پیارے رنگ میں ذکر خیر فرمایا ہے اور مورخہ 7 راکتوبر 2011 کے خطبہ جمعہ میں بمقام ہیمبرگ جرمنی از راہ شفقت واحسان آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اس موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا:

''تیسرا جنازہ ناصر احمد ظفر صاحب ابن مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا ہے۔ یہ بھی گو سرکاری ملازم تھے لیکن مختلف موقعوں پر ان کو جماعتی خدمات کرنے کی توفیق ملی اور ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل وقف کی طرح انہوں نے جماعت کی خدمات انجام دی ہیں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کا اچھا میل جول تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی، خلیفۃ المسیح الرابع بھی، اور ان کے بعد مَیں بھی مختلف لوگوں سے تعلق کی وجہ سے ان کو مختلف کاموں کے لئے بھیجتا رہتا تھا۔ علاقے کے ایک اچھے شوشل ورکر بھی تھے اور تعلقات بھی ان کو رکھنے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین''

......☆......☆......☆......

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-1652 2243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468, 2237-0471

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25؍مئی 2017 بروز جمعرات دوپہر 12 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ رسولاں بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب مرحوم۔لندن)

21؍مئی 2017 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ محترم مستری عبدالغفور صاحب درویش قادیان کی بہو تھیں۔ گزشتہ ڈیڑھ سال سے اپنے بیٹے کے پاس لندن میں مقیم تھیں۔ 15 سال ربوہ کے محلہ دارالرحمت غربی کی گروپ لیڈر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔صوم وصلوۃ کی پابند، پردہ کا خاص خیال رکھنے والی، دیندار اور سادہ طبیعت کی مالک مخلص خاتون تھیں۔تبلیغ کا بڑا شوق تھا جس کے نتیجہ میں ربوہ میں آٹھ سے زائد بیعتیں کروانے کی توفیق ملی۔غریب اور مستحق بچیوں کی شادی پر مالی مدد بھی کرتی تھیں۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ السمیع شرما صاحبہ (بنت مکرم مولانا عبد الکریم شرما صاحب، مبلغ ایسٹ افریقہ، حال لندن)

22؍مئی 2017ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کو درّثمین اور کلام محمود کی کچھ نظمیں یاد تھیں جو اکثر گنگنایا کرتی تھیں اور اسی طرح MTA بڑے شوق سے دیکھا کرتی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ المعروف معصومہ خاتون
(اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب درویش مرحوم، قادیان)

11؍مئی 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے اپنے درویش خاوند کے ساتھ نہایت صبر وشکر کے ساتھ عہد درویشی گزارا۔خلیفۂ وقت کے ساتھ جہاں اپنا اطاعت ووفا کا تعلق تھا وہاں بچوں کو بھی ہمیشہ اس کی تحریک کیا کرتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ان کا گھر مہمانوں سے بھرا رہتا تھا جن کی آپ دل وجان سے خدمت کیا کرتی تھیں۔چندوں کی بروقت ادائیگی کرتیں۔اپنے گزارہ الاؤنس سے کچھ نہ کچھ بچت کرکے ضرورتمندوں کی مدد بھی کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے بڑے بیٹے مکرم منصور احمد چیمہ صاحب قادیان میں بطور ناظم تشخیص جائداد موصیان خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ Amina Taujoo صاحبہ
(اہلیہ مکرم محمد Taujoo صاحب آف ماریشس)

89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت حافظ جمال احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔آپ کو بطور صدر لجنہ ماریشس خدمت کی توفیق ملی۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہری محبت رکھنے والی نیک بزرگ خاتون تھیں اور اپنے بچوں کی بھی اسی رنگ میں تربیت کی۔ بڑی باقاعدگی سے ہر رات بچوں کو اکٹھا کرکے انہیں نماز اور دعائیں ترجمے کے ساتھ سکھانے کا اہتمام کرتی رہیں۔مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم موسیٰ Taujoo صاحب (امیر جماعت ماریشس) کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم محمد سعید احمد صاحب (انجینئر، لاہور)

29؍اپریل 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔قادیان میں پلے بڑھے اور صحابہ کے زیر سایہ تعلیم وتربیت پائی۔جوانی سے ہی خدمت دین میں مشغول رہے اور نصف صدی تک مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔نمازوں کے پابند، بہت اچھے اخلاق کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے علاوہ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے صدر رہے۔آپ نے قائد مجلس لاہور کے علاوہ لاہور، کراچی، پشاور اور راولپنڈی کی بڑی جماعتوں میں صدر حلقہ، زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور ناظم انصار اللہ کے علاوہ کئی اَور حیثیتوں سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔سول انجینئر ہونے کے ناطے سرکاری ملازمت کی مگر ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔تبلیغی جوش وجذبہ کی وجہ سے سلسلہ کے خدام، خصوصاً مربیان سے بہت اچھے تعلقات تھے۔آپ کو مطالعہ کا بھی بہت شوق تھا اور گھر میں بہت بڑی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ حسن بی صاحبہ (اہلیہ مکرم صوفی اللہ دتہ صاحب مرحوم، آرام باڑی ضلع کوٹلی، کشمیر، حال ربوہ)

21؍اپریل 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کو کچھ عرصہ آرام باڑی میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔گھر میں نماز، نفلی عبادت اور تلاوت قرآن کریم اور ہر بار ماہ رمضان میں اعتکاف بیٹھنے کا خصوصی التزام کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا، 7 پوتے اور 4 پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ بلال احمد صاحب منظور (مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ) کی دادی تھیں۔

(5) مکرمہ عطیۃ السلام صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد القدیر راضی صاحب، صدر جماعت میلبورن ایسٹ، آسٹریلیا)

یکم مئی 2017ء کو اچانک ہارٹ فیل ہونے سے 40 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، دعا گو، ہمدرد، نہایت خوش اخلاق اور مخلص خاتون تھیں۔ لجنہ میلبورن میں سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ راشدہ امتیاز صاحبہ
(اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب، ربوہ)

13؍مئی 2017ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ صوم وصلوۃ کی پابند، بہت دعا گو، نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔آپ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب (نیشنل سیکرٹری ضیافت یوکے) کی ہمشیرہ تھیں۔

(7) مکرمہ شرین تاؤجو صاحبہ
(Mrs. Shirine Taujoo آف ماریشس)

5؍مارچ 2017ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا وابستگی کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے خلافت کی محبت اپنے بچوں میں بھی منتقل کی۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔مرحومہ کے خاوند نے اپنے اہل خانہ کے نام پر Tuliara، Madagascar میں مسجد کی تعمیر کی اور اس کے تمام اخراجات خود برداشت کئے۔

(8) مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب (آف لندن)

30؍اگست 2016ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مکرم مستری عبدالغفور بھٹی صاحب درویش قادیان کے بیٹے تھے۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔خلافت کے ساتھ بہت عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

شادی کے رشتوں کو مضبوط کرنے کیلئے ہمیشہ اعتماد کی فضا قائم رہنی چاہئے
تقویٰ کی طرف توجہ رہنی چاہئے، ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ رہنی چاہئے

خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19؍مئی 2015ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ بارعہ نوران ملک (واقفۂ نو) بنت مکرم ملک عبدالباسط صاحب کا ہے جو عزیزم مرتضیٰ احمد مربی سلسلہ جو اس وقت ریویو آف ریلیجنز میں کام کر رہے ہیں، ابن مکرم امتیاز احمد صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اور دوسرا نکاح عزیزہ شمائلہ احمد بنت مکرم اعجاز احمد صاحب جرمنی کا ہے۔یہ بھی واقفۂ نو ہیں۔جو نعمان احمد ابن مکرم وسیم احمد مارڈن یوکے کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاحوں پہ ہمیشہ مَیں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ نکاح اور شادی کے رشتوں کو مضبوط کرنے کیلئے ، اس بندھن کو مضبوط کرنے کیلئے ہمیشہ اعتماد کی فضا قائم رہنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے بار بار تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے، تقویٰ کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔سچائی اور اعتماد کو قائم رکھنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے اور ہمیشہ اس بات پر غور ہونا چاہئے کہ ہماری آئندہ کی نسلیں بھی نیکیوں پر قائم رہنے والی ہوں۔ہم بھی نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں۔اور ہم نیکیوں پر قائم ہوں گے تو آئندہ نسلیں بھی نیکی پر چلنے والی ہوں گی۔اس زندگی سے زیادہ اگلی زندگی کو اپنے سامنے رکھیں۔اور ایک مربی اور ایک واقف زندگی کے لئے بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہمیشہ سچائی کو قائم رکھے اور کبھی کسی بھی قسم کی غلط بیانی کو اپنے قریب نہ آنے دے۔تبھی یہ رشتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہتے ہیں۔اور پھر مربی کا کام صرف گھر میں ہی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا نہیں بلکہ اس کا نمونہ دوسروں کیلئے بھی ہے، اس نے دوسروں کو بھی نصیحت کرنی ہے۔اس لئے زیادہ بڑی ذمہ داری اس پہ عائد ہوتی ہے۔پس ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہونے چاہئیں لڑکا بھی اور لڑکی بھی۔جس طرح لڑکے کی ذمہ داری ہے اسی طرح لڑکی کی ذمہ داری ہے۔ایک دوسرے کے رشتوں کا بھی خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اعتماد کی فضا کو بھی قائم رکھیں۔اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق عطا فرمائے۔اب نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ شمائلہ احمد (واقفۂ نو) بنت مکرم اعجاز احمد صاحب کا ہے۔

حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26؍مئی 2017)

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
MotorLineRoad,MahboobNagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob.: 9989420218

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبیؐ

۞ جماعت احمدیہ ہوگلہ (صوبہ بنگال) میں مورخہ 17؍مئی 2017 کو مکرم عبدالرؤف صاحب امیر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حامد حسین صاحب نے کی۔ مکرم عبدالمنان صاحب نے ایک نعت بنگلہ زبان میں پڑھی۔ بعدہ مکرم غازی الرحمٰن صاحب، مکرم محمد سیف الدین صاحب، مکرم محمد سراج الدین صاحب اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (قاضی طارق احمد مبلغ ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ)

۞ جماعت احمدیہ اچم پیٹ، محبوب نگر۔ تلنگانہ میں مورخہ 21؍مئی 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم وی انور احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ صدر جماعت جڑچرلہ، صدر جماعت محبوب نگر، ناظم انصار اللہ حیدرآباد اور مبلغ انچارج محبوب نگر نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمود احمد بابو، امیر ضلع محبوب نگر، تلنگانہ)

۞ جماعت احمدیہ ہوبی چک ضلع مدنا پور ایسٹ بنگال میں مورخہ 24؍مئی 2017 کو عبدالرؤف صاحب امیر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی شیخ عبدالصمد صاحب نے کی۔ مکرم مولوی ابوجعفر صادق صاحب نے ایک بنگلہ نعت پڑھی۔ بعدہ خاکسار، مکرم مولوی سیف الدین صاحب، مکرم مولوی ابوجعفر صادق صاحب اور مکرم مولوی قاضی طارق صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالمالک، نائب مبلغ انچارج مدنا پور بنگال)

جلسہ یوم خلافت

۞ جماعت احمدیہ فیض آباد کالونی سری نگر (کشمیر) میں مورخہ 27؍مئی 2017 کو امیر جماعت احمدیہ سری نگر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد وفائے خلافت اور نظم کے بعد ’’ہماری ترقی خلافت سے وابستہ ہے‘‘ اور ’’خلافت کی اہمیت اور برکات‘‘ کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (الطاف حسین نائک، مبلغ سلسلہ فیض آباد کالونی)

۞ جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 27؍مئی 2017 کو نماز سینٹر گلشن احمد میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید اظہر انوار صاحب نے کی۔ مکرم سراج الدین ہریکر صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم عطاء السلام صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدازاں مکرم عمران فاروق صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کے حوالے سے تقریر کی۔ بعدازاں عزیز محفوظ احمد سندی اور فرحان احمد سندی نے ایک ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالستار، مبلغ سلسلہ ساونت واڑی وگووا)

۞ جماعت احمدیہ چنتہ کُنٹہ محبوب نگر۔ تلنگانہ میں مورخہ 27؍مئی 2017 کو نائب صدر چنتہ کُنٹہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ریاض احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم بی ناصر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ قائد مجلس چنتہ کنٹہ نے بعنوان ’’خلافت کی اہمیت وضرورت، مکرم نذیر احمد طاہر صاحب سیکرٹری امور عامہ نے برکات خلافت اور خاکسار نے نظام خلافت کی اطاعت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طیب احمد خان، مبلغ انچارج محبوب نگر، تلنگانہ)

۞ جماعت احمدیہ پنکال میں مورخہ 27؍مئی 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی فقیر الدین صاحب نے کی۔ مکرم شہباز خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم طیب خان صاحب اور مکرم مولوی شیخ ہارون صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (روشن خان، امیر جماعت احمدیہ پنکال)

۞ جماعت احمدیہ بھاگلپور میں مورخہ 28؍مئی 2017 کو احمدیہ مسجد میں مکرم سید عبدالباقی صاحب امیر جماعت بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم عزیز عبدالہادی نے پڑھی۔ بعدازاں یوم خلافت کے حوالے سے تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد یامین خان، معلم سلسلہ برہ پورہ، بھاگلپور)

۞ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 28؍مئی 2017 کو احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ نقیب الامین صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ ایوب صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم حشمت اللہ صاحب نائب امیر بنگلور اور مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے تقریر کی۔ عزیز فوزان احمد نے نظم پڑھی۔ نماز عصر کے بعد بھی جلسہ جاری رہا جس میں مکرم سید شارق مجید صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبدالحمید، مبلغ انچارج بنگلور)

۞ جماعت احمدیہ وڈمان، محبوب نگر۔ تلنگانہ میں مورخہ 28؍مئی 2017 کو مکرم مبشر الدین صاحب سیکرٹری مال وڈمان کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم زبیر صاحب نے کی۔ مکرم محمد عمران صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ عزیز شارق احمد نے ایک نظم پڑھی۔ بعدہ مکرم محمود احمد صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، معلم سلسلہ وڈمان، تلنگانہ)

۞ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 28؍مئی 2017 کو مکرم پرویز احمد صاحب قائم مقام صدر جماعت احمدیہ ممبئی کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عطاء الکریم نے کی۔ عہد وفائے خلافت خاکسار نے دہرایا۔ مکرم منظور عالم صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ عزیز سید طاہر احمد اور مکرم احمدی طاہر احمد صاحب نے یوم خلافت کے حوالے سے تقریر کی۔ مکرم عبادت الحق خان صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید عبدالہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

۞ جماعت احمدیہ یادگیر میں مکرم سید عبدالمنان سالک صاحب امیر جماعت یادگیر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منور احمد ڈنڈوتی صاحب نے کی۔ نظم مکرم توفیق احمد اماپوری صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم مصور احمد ڈنڈوتی صاحب، مکرم جاوید احمد ندیم صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ برہان احمد، مبلغ سلسلہ یادگیر)

جماعت احمدیہ بنگلور میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

۞ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 4؍جون 2017 کو احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت تینوں ذیلی تنظیموں کا مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز سید بشیر الدین نے کی۔ مکرم اشرف خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی نے بعنوان ’’رمضان المبارک کے فضائل وبرکات‘‘ اور خاکسار نے تعلق باللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبدالحمید، مبلغ انچارج بنگلور)

اعلان ولادت

● مکرم جے عظیم احمد صاحب قائد ضلع محبوب نگر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26؍اپریل 2017 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام عائشہ عظیم تجویز فرمایا ہے۔ پیدائش کے بعد سے ہی بچی مختلف عوارض سے دوچار ہے۔ موصوف بچی کی صحت کاملہ وعاجلہ، درازی عمر اور اپنے اہل وعیال کی دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

● مکرم تنویر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ وزعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19؍اپریل 2017 کو نواسے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام محمد ابراہیم احمد رکھا ہے۔ موصوف بچے کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور نیک صالح وخادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار ہفت روزہ بدر)

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8295: میں شاہینہ زوجہ مکرم ناظم الدین محمود صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن Attupurath-Meckathil (پاڈا-نارتھ) ڈاکخانہ کروناگاپلّی ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2.43 ایکڑ زمین (سروے نمبر 609/1/15) بمقام کروناگاپلی، ایک رہائشی بلڈنگ 1280sqft مندرجہ بالا زمین پر، زیور طلائی 50 گرام 22 کیریٹ بصورت حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی عبدالناصر   الامۃ: شاہینہ   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8296: میں ناظم الدین محمود ولد مکرم عبدالرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان ریٹارڈ عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن Attupurath Meckathil (پاڈا-نارتھ) ڈاکخانہ کروناگاپلّی ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ؍مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 21 سینٹ زمین بمقام گاؤں کروناگاپلّی (سروے نمبر 364/14/4)، ایک رہائشی بلڈنگ مندرجہ بالا زمین پر 1800sqft ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/27,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے محمد سلیم   العبد: ناظم الدین محمود   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8297: میں وسیمہ انزل زوجہ مکرم انزل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thyprambil ہاؤس، East of Mghs، سول اسٹیشن وارڈ الپّی صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 80 گرام 22 کیریٹ (جس میں 24 گرام بطور حق مہر وصول شد)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انزل احمد   الامۃ: وسیمہ انزل   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8298: میں عائشہ یٰس زوجہ مکرم یٰس گنی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن دارالسلام ہاؤس ڈاکخانہ Mudavoor (Muvattupuzha) ضلع ارناکولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 40 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 6 گرام 22 کیریٹ (وصول شد)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس۔ابراہیم   الامۃ: عائشہ یٰس   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8299: میں انس احمد۔سی ولد مکرم عبدالجبار۔سی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیت العافیت ڈاکخانہ پلّی پورم (Parudur) ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ؍مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالجبار۔سی   العبد: انس احمد۔سی   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8300: میں جاسینہ عمر۔ٹی۔کے زوجہ مکرم کے۔کے عمر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن Kuttikodean House گاؤں موریا کنّی، الانلّور ڈاکخانہ Thiruvizham Kunnu ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 56 گرام 22 کیریٹ (بشمول حق مہر 11 گرام وصول شد)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر   الامۃ: جاسینہ عمر۔ٹی۔کے   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8301: میں شاجومہ۔وی۔پی زوجہ مکرم کلیم احمد، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن وی۔پی۔ہاؤس (Edatanattukara) ضلع پلکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 ؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلس 85 گرام، نیکلس 40 گرام، 4 کڑے 31 گرام، 5 انگوٹھی 7.6 گرام، بالی 7 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور طلائی بطور حق مہر: نیکلس 34.4 گرام، نیکلس 34.4 گرام، 3 کڑے 18.4 گرام، 4 کڑے 40 گرام، بریسلٹ 11 گرام، چین مع لاکٹ 18.8 گرام، انگوٹھی 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوقت علی وی۔پی   الامۃ: شاجومہ۔وی۔پی   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8302: میں ٹی۔کے۔طاہرہ بنت مکرم Moidu.T.K صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 2004، ساکن Thorakattail House ڈاکخانہ Edathanattukara ضلع پلکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 ؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 8 گرام 22 کیریٹ، 81 سینٹ رہائشی زمین مع دو مکان تعمیر شدہ (سروے نمبر: 321/2A)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلمان۔وی۔پی   الامۃ: ٹی۔کے۔طاہرہ   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8303: میں طاہر احمد۔ٹی ولد مکرم صدیق۔ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thayyil House، موریا کنّی الانلّور ڈاکخانہ Thiruvizhamkunnu ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ؍مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یوسف   العبد: طاہر احمد۔ٹی   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8304: میں کے۔ایس۔عبدالحمید ولد مکرم کے۔اے۔سعید علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 73 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن Kalladath، گاندھی نگر، Chakkanthara ڈاکخانہ پلّی پورم ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 ؍مارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 11.5 سینٹ زمین پر 5 کمروں پر مشتمل ایک مکان، 1 دکان (4 بھائیوں میں مشترک) وارڈ نمبر 4، بلاک نمبر 22، سروے نمبر 1149۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی۔ایچ۔نثار احمد   العبد: کے۔ایس۔عبدالحمید   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8305: میں نور جہاں ناصر زوجہ مکرم کے۔ایم ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن Parappurath-House، موریا کنّی، الانلّور ڈاکخانہ Thiruvizhamkunnu ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ؍مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 40 گرام 22 کیریٹ (بشمول حق مہر 8 گرام وصول شد)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر۔ٹی   الامۃ: نور جہاں ناصر   گواہ: ناصر احمد زاہد

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ بھارت 2017

ہندوستان بھر کے جملہ انصار، خدام ولجنہ اماء اللہ کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرکزی سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ بھارت 2017 کیلئے مورخہ 13، 14، 15 را کتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ سبھی ذیلی تنظیموں کے اراکین مرکزی اجتماعات میں شامل ہونے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

مسل نمبر 8306: میں کے۔پی۔نشاط مظفر زوجہ مکرم ٹی۔مظفر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thayyil House، موریاکنّی، Thiruvizham Kunnu، الانلّور ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 92 گرام 22 کیریٹ، (بشمول 24 گرام بطور حق مہر وصول شد)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی محمد بشیر　　الامۃ: کے۔پی۔نشاط　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8307: میں نشا مجید زوجہ مکرم ٹی۔عبدالمجید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1990، ساکن Thayyil House، موریاکنّی، Thiruvizham Kunnu، الانلّور ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 8 گرام 22 کیریٹ بطور حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی محمد بشیر　　الامۃ: نشا مجید　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8308: میں سارینہ۔پی۔ٹی زوجہ مکرم ٹی۔عبدالجلیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thayyil House، موریاکنّی، Thiruvizham Kunnu، الانلّور ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 6 گرام 22 کیریٹ بطور حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر　　الامۃ: سارینہ۔پی۔ٹی　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8309: میں شیجا رفیق زوجہ مکرم رفیق۔سی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن Chettyamthodu House، موریاکنّی، الانلّور ڈاکخانہ Thruvizham kunnu ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 16 گرام 22 کیریٹ بطور حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی۔جسن　　الامۃ: شیجا رفیق　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8310: میں منوشہزاد۔پی۔اے۔ ولد مکرم شمس الدین۔پی۔اے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن Alikkal Puthenveetil House (موریاکنّی) الانلّور ڈاکخانہ Thiruvizhamkunnu ضلع پالکّڑ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نورالدین　　العبد: منوشہزاد۔پی۔اے　　گواہ: ناصر احمد زاہد

MTA انٹرنیشنل کے مینجمنٹ بورڈ میں تبدیلی کی بابت ضروری اعلان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم۔ٹی۔اے۔ انٹرنیشنل کے مینجمنٹ بورڈ میں بعض تبدیلیاں فرمائی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے بعد مینجمنٹ بورڈ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے:

مینجمنٹ بورڈ

1	مینیجنگ ڈائریکٹر	منیرالدین شمس
2	ڈائریکٹر فنانس ونائب مینیجنگ ڈائریکٹر	مرزا محمود احمد
3	ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز	مبارک احمد ظفر
4	ڈائریکٹر IT	عادل منصور احمد
5	ڈائریکٹر لیگل افیئرز	شجر احمد فاروقی
6	ڈائریکٹر لائبریری	اشفاق احمد ملک
7	ڈائریکٹر MTA-3 العربیہ	طٰہٰ دبوس
8	ڈائریکٹر نیوز	عابد خان
9	ڈائریکٹر پروڈکشن	منیر عودہ
10	ڈائریکٹر پروگرامز	آصف محمود باسط
11	ڈائریکٹر شیڈولنگ	ظہیر احمد خان
12	ڈائریکٹر سوشل میڈیا	آدم واکر
13	ڈائریکٹر ٹرانسلیشنز	عطاء المجیب راشد
14	ڈائریکٹر ٹرانسمیشن	سید عقیل شاہد
15	ڈائریکٹر MTA افریقہ	عمر سفیر
16	ڈائریکٹر مسرور ٹیلی پورٹ	چوہدری منیر احمد
17	سیکرٹری	مزمّل ڈوگر
18	ممبر	مرزا ناصر انعام
19	ممبر	افتخار احمد ایاز
20	ممبر	جونیتھن بٹرورتھ
21	ممبر	ندیم کرامت

(منیرالدین شمس، مینیجنگ ڈائریکٹر MTA)

جو بھی میں مانگوں دعا اس کو خدا کرنا قبول

ہر قدم پر تیری نصرت اے خدا ملتی رہے　　تیری رحمت دم بدم مجھ کو سدا ملتی رہے
ڈھانپ دینا میری سب کمزوریوں کو اے خدا　　تیری ستاری کی مجھ کو اک ردا ملتی رہے
تجھ پہ ہے میرا توکل تجھ سے ہے یہ التجا　　تیرے فضلوں سے مجھے تیری رَضَا ملتی رہے
تیرے احسانوں کا ہردم شکر کرنے کے لئے　　اے خدا توفیق مجھ کو یہ سدا ملتی رہے
جب کبھی بیمار ہو جاؤں مرے شافی خدا　　تیرے حکم خاص سے مجھ کو شفا ملتی رہے
جو بھی میں مانگوں دعا اس کو خدا کرنا قبول　　تیری رحمت کی مجھے مولا ہوا ملتی رہے

(خواجہ عبدالمومن، اوسلو، ناروے)

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telengana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

دیا کہ یہ لوگ اوہام باطلہ کا شکار ہیں جھوٹے لوگ ہیں اس لئے آپ ان چکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی معمول کی زندگی گزاریں کیونکہ جب امام مہدی آئے گا تو سب کو پتا چل جائے گا ان کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ کہتی ہیں یہ بات میرے ذہن میں اٹک گئی اور پھر ایک روز 2009ء میں میرے چھوٹے بھائی نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک چینل دیکھا ہے کہ کچھ لوگ امام مہدی کے ظہور کا اعلان کر رہے تھے۔ یہ سنتے ہی مجھے مذکورہ مولوی صاحب سے پوچھا جانے والا سوال اور ان کا جواب یاد آ گیا اور میں سمجھ گئی کہ دراصل سوال امام مہدی کے ظہور کا اعلان کرنے والی اس جماعت کے بارے میں تھا۔ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے بھائی سے اس چینل کی فریکوینسی لی اور پھر جب یہ چینل لگایا تو وہاں پر پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا میں نے اس پروگرام کے شرکاء کو ایک ایک کر کے بڑی گہری نظر سے دیکھا ان کے چہروں پر عجیب چمک اور نور تھا لیکن مجھے ان پر ترس آیا کہ اتنے سمجھدار ہونے کے باوجود یہ لوگ راستہ بھٹک گئے ہیں نیز میں نے کہا کہ آج تو ہمیں اتحاد کی ضرورت ہے لیکن انہوں نے آ کر ایک فرقہ اور بنا لیا ہے کیا اسلام میں اس سے پہلے فرقے کم تھے۔ باوجود اس احساس کے جب میں نے ان کی باتیں سنیں تو وہ میرے دل کو لگیں۔ کہتی ہیں کہ پروگرام ختم ہونے پر ایک قصیدہ پیش کیا گیا جس کے بارے میں یہ لکھا گیا کہ یہ حضرت امام مہدی کا لکھا ہوا ہے اس قصیدے کے کلمات اور تاثیر غیر معمولی تھی۔ میں اپنے خاوند کے ساتھ اس چینل کو دیکھنے لگی ہر روز ہمارا اس چینل کے ساتھ لگاؤ بڑھتا گیا یہاں تک کہ محض چند روز میں ہی ہمارے گھر میں دیگر تمام چینلز بند ہو گئے اور صرف ایم۔ٹی۔اے چلنے لگا ہمارے گھر کا ہر فرد اس چینل پر بیان ہونے والے مفاہیم کو پسند کرنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات کی تاثیر ہی کچھ عجیب تھی۔ آپ کا قصیدہ سننے کے دوران میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے کیونکہ یہ الفاظ کسی خدا کی طرف سے آنے والے کے ہی منہ سے نکل سکتے ہیں۔ کسی عام انسان کی بس کی بات نہیں کہ ایسا مؤثر اور بلیغ کلام کہہ سکے۔ کہتی ہیں بہرحال تمام امور کے بارے میں اطمینان کر لینے کے بعد میں نے جنوری 2010ء میں بیعت کا خط لکھ دیا اور پھر کہتی ہیں کہ میرے خاوند نے انٹرنیٹ کیفے سے متعدد بار خط ارسال کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ کہتی ہیں اس وقت جب یہ کامیابی نہیں ہو رہی تھی مجھے اپنے لڑکپن کے زمانے کا ایک بچپن کے زمانے کا ایک رؤیا یاد آ گیا کہ ایک بے آب و گیاہ سرزمین میں مجھے اپنے سامنے ایک بہت لمبا سایہ نظر آتا ہے جس کے بارے میں خواب میں ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہے یہ سایہ میری طرف ہاتھ بڑھاتا ہے جسے پکڑنے کے لئے میں دوڑتی ہوں اسی کشمکش میں کبھی گرتی ہوں اور پھر اٹھ کر دوڑنا شروع کر دیتی ہوں۔ کہتی ہیں ایسے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل سے مراد مسیح موعود علیہ السلام تھے جو ظلی طور پر آپ کے کمالات کا عکس ہیں اور ظلی نبی ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے کوشش کر کے آپ کا ہاتھ تھامنے کی توفیق عطا فرمائی کیونکہ کئی کوششوں کی ناکامی کے بعد بالآخر مارچ 2010ء میں ہم بیعت بھیجنے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر کہتی ہیں کہ جب سے بیعت کی ہے خدائی افضال بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور عجائب قدرت اس قدر نظر آتے ہیں کہ جن کے بیان سے ہماری زبانیں عاجز ہیں۔ واقعی وہ بڑے عجائب والا خدا ہے میں نے جب بھی دعا کی ہے قبولیت کے نشان دیکھے ہیں ہمارا خدا بڑا ہی مہربان ہے۔ پھر آگے یہ لکھتی ہیں کہ آپ کی اور تمام مؤمنوں کی محبت میرے دل میں میرے اپنے نفس اور اہل اور اولاد اور تمام لوگوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ باوجود مخالفتوں کے شیطانی حملوں کے سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی فرماتا رہتا ہے اور ان کے سینے کھولتا ہے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے بیشمار ایسے واقعات سامنے آتے ہیں جب اللہ تعالیٰ خود پکڑ کر قبول احمدیت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچا دے گا پھر فرمایا وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادی سے مریں گے۔

پس اللہ تعالیٰ اس کے مطابق جماعت میں اخلاص و وفا کی ہر مخلص کو کو ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے خدا تعالیٰ کے بیشمار وعدے پورے بھی ہوئے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ جو کثرت کا وعدہ ہے یہ بھی پورا ہو گا۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ہم اپنے اخلاص میں اضافہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی ہمیں عطا فرمائے۔ ایک اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کیا وہ سمجھتے ہیں یعنی مخالفین کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے افتراؤں سے اور اپنے ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دے کر اسے معرض التوا میں ڈال دیں گے۔ اس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے۔ اگر کبھی پہلے حق کے مخالفوں کو کامیابی ہوئی ہے تو کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس کے ارادے کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا وہ ہمیشہ ذلت اور شکست اٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی و نامرادی اور رسوائی پیش ہے۔ خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا وہ فرماتا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اس کا رسول اور فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کے نام اور اسی میں ہو کر اور اس کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا چلا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔ انشاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

Valiyuddin
+91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
#2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR-585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop.MirAhmedAshfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s: 9906928638
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 13 July 2017 Issue No. 28

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

مخالفین کا بدانجام اور قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7؍جولائی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ انبیاء کی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے دعوے کے بعد ان کی مخالفت بھی ہوتی ہے اور جوں جوں جماعت پھیلتی ہے مخالفت اور حسد کی آگ بھی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ دعویٰ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مخالفتوں کے باوجود ترقی کے وعدے اور خوشخبریاں دی ہوتی ہیں اس لئے کوئی مخالفت ترقی کی راہ میں روک نہیں بنتی اور نہ بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا تو آپ کے ساتھ بھی اس سنت کے مطابق یہی سلوک اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ جہاں مخالفتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خبر دی وہاں مخالفین کے بدانجام اور مخالفتوں کے باوجود آپ کے سلسلہ کے بڑھنے اور آپ کی تائیدات کی خبر دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ پھر ایک یہ الہام ہے کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ پھر فرمایا کہ میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا۔ پھر ایک الہام یہ ہے کہ یَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ کہ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہے تبلیغ کے بارے میں کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر یہ بھی فرمایا۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ کہ خدا تعالیٰ نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ اب یہ صرف ظاہری باتیں نہیں جو نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے کر دیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اس کا عملی اظہار بھی کرتا رہتا ہے کہیں اللہ تعالیٰ مخالفین کے مکر ان پر الٹا کر اپنی تائید کے عملی نظارے دکھاتا ہے کہیں خود ان کی رہنمائی کر کے احمدیت کی سچائی دکھاتا ہے کہیں غیروں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ غیروں کے حملوں کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی تائید اور مدد کریں۔ اس وقت میں بعض واقعات پیش کرتا ہوں۔ مخالفین کے بدانجام کے بارے میں۔

ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے لکھا کہ ان کے ایک معلم ہیں اسحاق صاحب وہ رمضان کے قریب اپنے ایک گاؤں میں گئے اپنے ایک رشتہ دار کے گھر تاکہ گھر والوں کو رمضان کے اوقات کے بارے میں بتا دیں۔ کہتے ہیں کہ جب گھر والوں کو رمضان کی عظمت اور برکات کے بارے میں بتا رہے تھے ٹائم ٹیبل دینے کے بعد تو اسی اثناء میں ایک غیر از جماعت نوجوان اقبال نامی آ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر تو وہ معلم صاحب کی باتیں سنتا رہا پھر اسکے بعد اس نے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ انکے رشتہ داروں نے شاید واضح طور پر بتانا مناسب نہ سمجھا کہ جماعت احمدیہ کا معلم ہے انہوں نے صرف اتنا کہا کہ یہ فلاں گاؤں سے آیا ہے لیکن معلم صاحب نے صاف طور پر اپنا تعارف کروایا کہ میں جماعت احمدیہ کا معلم ہوں۔ اس پر یہ شخص بڑے غصہ میں آ گیا آگ بگولہ ہو گیا معلم نے مکمل تعارف کروانا چاہا تاکہ اس کی کچھ غلط فہمیاں دور کریں لیکن اس شخص نے سننے سے انکار کر دیا۔ کہتے ہیں دوران گفتگو قرآن مجید اسلام اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تو یہ شخص کہتا کہ آپ لوگوں کو یہ اسلامی اصطلاحیں استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں وہی پاکستانی مولویوں والا اثر ہے۔ نیز جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام آتا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور جماعت کو بڑی غلیظ گالیاں دیتا اور کہتا کہ میں سعودی عرب بحرین اور قطر وغیرہ رہ کر آیا ہوں آپ لوگوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ تمام اسلامی ممالک نے آپ کے خلاف فتوے دیئے ہوئے ہیں اور یہ بھی کہا ہوا ہے کہ اگر رستے میں سانپ اور قادیانی مل جائیں تو سانپ کو چھوڑ دو اور قادیانی کو قتل کر دو اور یہ کہتے ہیں کہ بار بار وہ مجھے مارنے کے لئے اٹھتا تھا کہ آج مجھے موقع ملا ہے تو میں قادیانی کو ماروں قتل کروں اور ثواب کماؤں مگر بہرحال وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ کہتے ہیں میں نے بڑے صبر اور تحمل سے اس کی ساری باتیں سنیں۔ جب وہ بدزبانی اور بکواس پر زیادہ ہی اتر آیا تو کہتے ہیں میں نے اسے کہا کہ اگر میں جماعت احمدیہ کا معلم نہ ہوتا تو مرنے مارنے کی آپ کی خواہش بھی پوری کر دیتا لیکن ہمیں گالیوں کے بدلے دعائیں دینے کی تعلیم دی گئی ہے اس لئے میں کچھ نہیں کہتا۔ بہرحال وہ خاموش ہو گیا اور یہ وارننگ دی ان کو کہ آج کے بعد اگر اس گاؤں میں تم نظر آئے تو بہت برا حشر ہو گا۔ کہتے ہیں میں نے اس کو صرف یہ جواب دیا کہ یہ تو وقت بتائے گا کہ برا حشر کس کا ہو گا اور یہ کہہ کر میں خاموشی سے وہاں سے اٹھ کے آ گیا۔ یہ شخص قریبی گاؤں میں افراد جماعت کو بھی کہتا تھا کہ قادیانیت چھوڑ دو لیکن لوگ اس کی بات پر توجہ نہیں دیتے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں میں نے رمضان کے بعد پندرہ یوم کی رخصت لی۔ جب واپس آیا تو ایک بزرگ عورت نے بتایا کہ مولوی اقبال جس نے جماعت کو گالیاں دی تھیں اس کو اچانک ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ مر گیا تو اس واقعہ سے نہ صرف افراد جماعت کے ایمان میں اضافہ ہوا بلکہ اس چھوٹے سے گاؤں میں غیر از جماعت بھی بڑے متاثر ہوئے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ اللہ تعالیٰ کی تائید حضرت مسیح موعودؑ کیلئے دیکھی اور اہانت کرنے والے کو ذلیل ورسوا ہوتے اور ختم ہوتے دیکھا۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل ہم مادی دنیا میں دیکھتے ہیں کہ دنیاوی ترقی کی وجہ سے لوگ دین سے دور ہٹ رہے ہیں لیکن دنیا میں ایسا طبقہ بھی ہے جو دین کی طرف رغبت رکھتا ہے اور صحیح راستوں کی تلاش میں ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے دلوں کو جانتا ہے اس لئے زمانے کے امام کو قبول کرنے کیلئے دل بھی کھولتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو جب بھیجا تو آخر اسی لئے بھیجا تھا کہ دنیا انہیں قبول بھی کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبول کر رہی ہے۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک لوکل مبلغ کے ساتھ تبلیغ کے لئے گیا تو لوگوں کو مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کے بارے میں بتایا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ وہاں گئے تو اس گاؤں کے امام سمیت پندرہ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ ان کو بتایا گیا کہ اس ماہ خدام الاحمدیہ کا نیشنل اجتماع آبی جان میں ہو رہا ہے اس پر گاؤں والوں نے کہا کہ ایک شخص کو آبی جان بھجوایا جائے تاکہ وہ جماعت کو قریب سے دیکھے کہ یہ لوگ کیسے ہیں چنانچہ اس گاؤں سے ایک شخص اجتماع میں شامل ہوا اور واپس آ کر آبی جان میں جو کچھ دیکھا تھا وہ لوگوں کو بتایا کہ کس طرح یہ لوگ رہتے ہیں اور کس طرح یہ محبت اور پیار اور بھائی چارے کا ماحول تھا اس کا بڑا اچھا اثر ہوا چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد جب یہ لوگ دوبارہ تبلیغ کیلئے گئے وہاں تو رات نماز عشاء کے بعد اور پھر صبح فجر کے بعد مسیح موعود کی آمد کے بارے میں سوال جواب ہوتے رہے اور کافی لمبا عرصہ یہ سوال جواب چلتے رہے اس پر کہتے ہیں کہ مزید 26 افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی اس طرح وہاں 41 افراد کی جماعت بھی قائم ہو گئی۔

پھر مخالفت کے انجام اور اللہ تعالیٰ کی تائید کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بینن کے ہی مبلغ لکھتے ہیں کہ میرے ریجن میں دو بڑے ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ ہفتہ وار جماعتی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے اور علاقے کی ایک بڑی تعداد تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ ایک ریڈیو سٹیشن پر ہر بدھ کو تیس منٹ کا پروگرام نشر ہوتا تھا لیکن اس ریڈیو چینل کا وائس ڈائریکٹر ہماری مخالفت کیا کرتا تھا اور ہمارے پروگراموں میں روک پیدا کرنے کی کوشش کرتا تھا اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی ریڈیو سٹیشن میں ریڈیو میں کرپشن کے الزام میں عدالت نے اسے قید کی سزا سنا دی اور جو نئے وائس ڈائریکٹر بنے انہیں ہم نے مشن آنے کی دعوت دی اور انہیں جماعتی اور اسلامی عقائد کے متعلق بتایا گیا کچھ لٹریچر بھی پڑھنے کے لئے دیا گیا اور اپنی تبلیغ کا مقصد بتایا۔ اس کے بعد وہ کچھ عرصے تک ہمارے تبلیغی پروگرام سنتے رہے چنانچہ کچھ عرصہ بعد جب ان سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو یہ نئے ڈائریکٹر کہنے لگے کہ میں آپ کی تبلیغ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی تبلیغ کا انداز بہت دلکش ہے میں آپ کو اسی رقم میں جو آپ ایک پروگرام کے لئے ادا کر رہے ہیں ایک اور ہفتہ وار پروگرام مستقل طور پر فری دیتا ہوں تاکہ اصلی مذہبی تعلیمات کا عوام کو علم ہو اور اسلام کے متعلق غلط عقائد کا ازالہ ہو۔ کہاں تو پروگرام کو جاری رکھنے کی فکر تھی اور کہاں اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ اسی خرچ میں زائد وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کا ہمیں مل گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے خود دلوں کو کھولنے کا ایک اور واقعہ ہے۔ یہ مصر کے ایک دوست ہیں احمد صاحب۔ کہتے ہیں اسلام کی صحیح اور سادہ تشریح کرنے پر میں آپ لوگوں کو داد دیتا ہوں آپ جو پیش کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کا حقیقی اسلام ہے۔ ہم لوگ داعش اور اس کے کردار سے تھک چکے ہیں۔ کاش کہ ہم تمام لوگوں کی سوچیں آپ جیسی ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے پروگرام میں بتائے گئے طریق کے مطابق دو رکعت استخارہ کی نماز ادا کی اسی رات خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کے سامنے سے تمام مکانات ہٹ رہے ہیں یہاں تک کہ میرے گھر کے سامنے خالی جگہ بن گئی۔ پھر میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کو دیکھا جو آپ اکثر اپنے پروگراموں کی بیک سکرین پر دکھاتے رہتے ہیں دار المسیح کا علاقہ قادیان کا۔ کہتے ہیں وہ میں نے خواب میں دیکھا کہتے ہیں میں نے اس گھر کو یعنی دار المسیح کے علاقے کو زمین میں سے سے پودے کی طرح نکلتے ہوئے دیکھا۔ اور میں حیران تھا کہ یہ کس طرح نکل رہا ہے۔ پھر میں نے اس میں سے نور کو نکلتے ہوئے دیکھا پھر میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ چاند دن میں نکلا ہے۔ میں نے اپنے پیچھے دیکھا کہ سورج بھی نکلا ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا کہ سورج اور چاند دونوں نکلے ہیں میں بہت خوش ہوا کیونکہ پہلی مرتبہ میں نے استخارہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے جواب پایا اگرچہ میں پہلے سے مسلمان تھا لیکن میں پہلی مرتبہ اللہ کا قرب حاصل کر پا رہا ہوں اور یہ صرف جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہے میں آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں۔

پھر رویا کے ذریعہ سے خود اللہ تعالیٰ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے اس بارے میں یمن کی ایک خاتون ایمان صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے نوعمری کے عرصہ سے ہی امام مہدی کے زمانے تک زندہ رہنے کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعا کرتی تھی۔ ایک روز میں ایک عربی چینل دیکھ رہی تھی کہ اس پر ایک دینی پروگرام میں ایک معروف مولوی سے کسی نے جماعت احمدیہ کا نام لئے بغیر پوچھا کہ اس کا دعویٰ ہے کہ امام مہدی آ چکے ہیں اور ان کے بعد خلافت قائم ہو چکی ہے۔ مولوی صاحب نے جواب

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad